

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعہ المبارک مورخہ 9 ستمبر 2011ء بمطابق 10 شوال 1432 ہجری سہ پہر تین بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰتِهِمْ خٰشِعُونَ ۝ وَّالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللّٰغْوِ مُعْرِضُونَ ۝
وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَسْعِلُونَ ۝ وَّالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُونَ ۝ اِلَّا عَلٰى اُزُوْجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ
اَيْمٰنُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ فَمَنْ اَبْتَغٰى وَّرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ وَّالَّذِيْنَ هُمْ
لَا مَنَسَتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رُعُوْنَ ۝ وَّالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوةِهِمْ يُحٰفِظُونَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُونَ ۝
اَلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُونَ۔

(ترجمہ): بے شک ایمان والے رستگار ہو گئے۔ جو نماز میں عاجز و نیاز کرتے ہیں۔ اور جو بیہودہ باتوں سے منہ موڑے رہتے ہیں۔ اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر اپنی بیویوں سے یا (کنیزوں سے) جو ان کی ملکدہ ہوتی ہیں کہ (ان سے) مباشرت کرنے سے انہیں ملامت نہیں۔ اور جو ان کے سوا اوروں کے طالب ہوں وہ (خدا کی مقرر کی ہوئی حد سے) نکل جانے والے ہیں۔ اور جو امانتوں اور اقراروں کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ اور جو نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔ یہ ہی لوگ میراث حاصل کرنے والے ہیں۔ (یعنی) جو بہشت کی میراث حاصل کریں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

محترمہ گدت یا سمین اور کزنئی: جناب سپیکر! ہمارے صحافی حضرات۔۔۔۔۔

(شور)

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر! یہ ایک اہم۔۔۔۔۔

(شور)

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر! ہمیں موقع دیا جائے، یہ روایت اگر۔۔۔۔۔

(شور)

جناب غلام محمد: جناب، یہ آزادی صحافت پر۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: تھوڑا سا جی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: اودریو جی چہ دا ہاؤس 'کمپلیٹ' کرو، بیا کوئی کنہ، ستاسو خپل

ہاؤس دے۔ آپ کا اپنا ہاؤس ہے، جس وقت آپ چاہیں تو بالکل۔۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے جی، یہ ہاؤس 'کمپلیٹ' ہونے دیں، ہاؤس 'کمپلیٹ' کرتے ہیں پھر

آپ کا ہاؤس ہے، بولیں گے بالکل۔

جناب غلام محمد: 'کمپلیٹ' ہونے کے بعد موقع ملے گا؟

جناب سپیکر: بالکل موقع ملے گا، سب کو موقع ملے گا جی، یہ ہاؤس 'کمپلیٹ' ہونے دیں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، جن میں: جناب وجیہ

الزمان خان ایم پی اے 09-09؛ حاجی قلندر خان لودھی صاحب آج کیلئے؛ جناب ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب

آج کیلئے؛ جناب خلیفہ عبدالقیوم صاحب 09-09 و 10-09؛ راجہ فیصل زمان صاحب 09-09؛ ڈاکٹر حیدر

علی خان صاحب 09-09؛ 17-09؛ انور سیف اللہ خان 09-09؛ 16-09؛ نمر و زخان صاحب 09-09

تا 09-13؛ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب 09-09؛ جناب محمد جاوید عباسی صاحب نے 09-09 جبکہ اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب، کشور کمار صاحب اور ملک باچا صاحب آج کیلئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?
(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

جناب غلام محمد: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ایک منٹ، یہ ہاؤس 'کمپلیٹ' ہو جائے، یہ ذرا ضروری ہوتا ہے۔ پینل آف۔۔۔۔۔
جناب غلام محمد: جناب سپیکر! ہمیں موقع دیا جائے، ہمارے صحافی ساتھی پر جو تشدد ہوا ہے، اس پر ہم بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: کر لیں نا جی، بالکل اس کے بعد، ذرا یہ ہاؤس 'کمپلیٹ' ہو جائے۔ جب تک یہ پینل آف چیئر مین۔۔۔۔۔

جناب غلام محمد: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ ذرا خود کو سمجھا دیں، یہ چوتھا سال آپ کا پورا ہو رہا ہے، جب تک ہاؤس 'کمپلیٹ' نہیں ہوتا تو وہ کارروائی نہیں ہوتی تو Kindly، (مہقرہ) مختیار خان پھر وہی بات کر لے گا، وہی چرچہ والی بات ابھی ادھر بھی کر لے گا۔

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: 'Panel of Chairmen': In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a 'Panel of Chairmen' for the current session:

1. Mr. Saqibullah Khan Chamkani;
2. Mr. Syed Muhammad Ali Shah Bacha;
3. Mufti Kifayatullah; and
4. Haji Qalandar Khan Lodhi.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: 'Committee on Petitions': In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a 'Committee on Petitions' comprising the following Members under the

Chairmanship of Mr. Khushdil Khan Advocate, honorable Deputy Speaker:

1. Haji Qalandar Khan Lodhi;
2. Ms. Shazia Tehmas;
3. Mr. Muhammad Javed Abbasi;
4. Dr. Iqbal Din;
5. Mian Nisar Gul Kakakhel; and
6. Mr. Israrullah Khan Gandapur.

یہ دعا، فاتحہ خوانی کون کرنا چاہ رہا ہے؟ فاتحہ خوانی۔۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: د ملک حیات ماما وفات شوے دے او د رشاد خان نیکہ

وفات شوے دے او د چترال دے کسانو تولو له دعا جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی۔ غلام محمد صاحب! آپ کس کی بات۔۔۔۔۔

جناب غلام محمد: چترال میں سیکورٹی کے جواہکار شہید ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جو چترال میں شہید ہوئے ہیں، وہ تو قومی شہید ہیں، ان کے علاوہ جہاں بھی قومی شہید ایسے

واقعات میں ہوئے ہیں، ان سب کیلئے فاتحہ خوانی ہوگی۔ مفتی کفایت اللہ صاحب!۔۔۔۔۔

جناب عبید اللہ: د کوہستان د پارہ ہم دعا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دعا دہ، دا ہم فاتحہ خوانی۔۔۔۔۔

جناب عبید اللہ: پہ کوہستان کنبے چہ کوم پہ جولائی کنبے علاقہ لیل شاؤ تحصیل

کنڈیا کنبے ڍیر زیات خلق وفات شوی دی، خلق شہیدان شوی دی، د هغوی

متعلق ہم د اسمبلی د طرف نہ چہ دا اوشی نو ڍیرہ مہربانی بہ وی سر۔

جناب سپیکر: د عبید اللہ صاحب دا دعا پکنبے ہم شامل کړئ۔ مفتی کفایت اللہ صاحب!

دعا فرمائیں جی۔

دعائے مغفرت

مفتی کفایت اللہ: یا اللہ! جن لوگوں کے نام ذکر کئے گئے ہیں، ان تمام کو اپنی جوار رحمت میں جگہ نصیب

فرما۔

جناب سپیکر: آمین۔

مفتی کفایت اللہ: یا اللہ! ان کے پسماندہ گان کو صبر جمیل نصیب فرما۔

جناب سپیکر: آمین۔

مفتی کفایت اللہ: یا اللہ! آنے والے تمام دنوں میں خیریت و عافیت کے فیصلے فرما۔

جناب سپیکر: آمین، شکریہ جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنی: جناب سپیکر! ہمیں موقع دے دیں۔

(شور)

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! یہ ایک اہم بات ہے اور اس پر ہم ضرور بات کرنا چاہیں گے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: بالکل جی خود ا کیلری خالی دی، دا دوئی۔۔۔۔۔

(شور)

ملک قاسم خان خٹک: دا دیرہ اہم خبرہ دہ جی۔

(شور)

جناب سپیکر: اودریرہ چہ دا لیڈر آف دی اپوزیشن پاخی جی۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: بی بی! دوئی لہ خیر دے ور کئی، پہ دوئی پسسے بیا تاسو وا خلی جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنی: خیر دے جی۔

جناب سپیکر: مشر دے کنہ جی؟

رسمی کارروائی

اے وی ٹی خیبر کے رپورٹر پر تشدد

قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ جی۔ سپیکر صاحب، میں تو خود بھی یہاں پر نہیں تھا اور رمضان المبارک میں عمرے کیلئے گیا تھا اور وہاں پر میں نے اس طرح نیوز بھی نہیں دیکھی تھی اور نیوز پیپر ز بھی چونکہ عبادت تھی مگر جب یہاں میں آیا تو ایک عجیب سی صورت حال تھی کہ رمضان میں خیبر نیوز کے نمائندے پر کینٹ ایریا میں جس طرح حملہ ہوا تھا اور اس پر جس طرح تشدد ہوا تھا اور پھر بے ہوشی کے عالم میں یہاں سے لوگوں نے ان کو اٹھا کر ہسپتال لے جایا گیا تو یقیناً یہ انتہائی افسوسناک

بھی ہے اور دردناک بھی ہے کیونکہ صحافی حضرات اور جتنے بھی نیوز پیپر ز ہیں یا چینلز ہیں تو اس ملک میں وہ انتہائی اہمیت رکھتے ہیں اور ملک کا ایک چوتھا ستون ہے تو اس ستون کو اسی طرح گرانامیرے خیال میں اس سے صرف خیبر پختونخوا میں نہیں بلکہ پورے ملک میں مایوسی بھی ہوگی اور غم و رنج بھی ہوگا تو ہماری استدعا ہے اور آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہاں پر آج اسی حوالے سے میرے خیال میں ہمارے پریس کا کوئی بھی نمائندہ موجود نہیں ہے اور جب یہاں پر جو بھی ممبر اسمبلی بات کرتا ہے تو وہ پھر بیٹھ جاتا ہے کہ ابھی چونکہ ہمارے صحافی بھائی ہیں نہیں تو میری باتوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے اور کل ان کو نیوز پیپر ز میں یا میڈیا میں آنا نہیں، تو ایک تو میری ان سے درخواست ہے کہ گورنمنٹ اس مسئلے کو سنجیدگی سے لے اور میرے خیال میں اس طرح کے واقعات ہمارے صوبے میں یہاں کبھی ہوئے بھی نہیں ہیں، اگر یہ رواج بنا اور میرے خیال میں کوئی صحافی اس طرح سے، اور میرے چیہرے میں کل اور ابھی جب صحافی آئے تھے تو انہوں نے کہا کہ ہم سے پھر ویڈیو بھی بنوائی گئی، دوسرے صحافی نے دیکھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ جی۔ شاہ صاحب! آپ اور یہ دو چار معزز اراکین ان کو مناکر لے آئیں تاکہ یہ کورٹج آجائے جی۔

قائد حزب اختلاف: تو ان کو معلومات بھی ہیں، تو میرے خیال میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ دو چار معزز اراکین ان کو مناکر لے آئیں تاکہ یہ کورٹج آجائے جی۔

قائد حزب اختلاف: جس نے یہ جرم کیا ہے، اس کے خلاف کارروائی کر لے، یہی حکومت کا حق بنتا ہے اور میں آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور آپ سے التجا بھی کرتا ہوں کہ گورنمنٹ کے کچھ لوگ جا کر ان کو منالیں۔

جناب سپیکر: منور خان! آپ بھی جائیں اور عبدالاکبر خان! یو تن دوہ ورسرہ لا پر شئی، مختیار خان!۔۔۔۔۔

محترمہ گلت یا سمین اور کزئی: جناب سپیکر! ابھی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: گلت بی بی، فرسٹ۔

محترمہ گلت یا سمین اور کزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکریہ

کہ آپ نے مجھے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یو دوہ تنہ لار شی کنہ، دا صحافیان خورا وئی کنہ۔
محترمہ گلہت یاسمین اور کزئی: جناب سپیکر صاحب، آپ نے مجھے اس موضوع پر، پوائنٹ آف آرڈر پر
 بات کرنے کی اجازت دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منور خانہ! تہ ہم ورسره لار شہ۔
محترمہ گلہت یاسمین اور کزئی: جناب سپیکر صاحب! انیس دن پہلے یہ واقعہ پیش آیا اور جناب سپیکر
 صاحب، مجھے افسوس اس بات پر ہے کہ یہ ہائی کورٹ کے سامنے پیش آیا اور اس میں باقاعدہ اندھا دھند
 فائرنگ کی گئی اور بغیر نمبر پلیٹس کے جو گاڑیاں تھیں، بغیر نمبر پلیٹس کے جو وہ سیکلز تھیں، ان میں سے
 لوگ نکلے اور انہوں نے خیبر نیوز کے تمام نمائندوں کو باہر نکالا اور ان میں سے حضرت خان کو مار لپیٹا اور
 جناب سپیکر صاحب، جب فائرنگ ہو رہی تھی تو کوئی پولیس والا ان کو چھڑانے کیلئے نہیں آ رہا تھا اور حضرت
 خان کو پھر نثار خان نے جو کہ خیبر نیوز چینل سے تعلق رکھتے ہیں، انہوں نے ان کو اٹھایا اور ہسپتال لیکر
 گئے۔ جناب سپیکر صاحب، ہم جب جمہوریت کی بات کرتے ہیں، ہم لوگوں نے جمہوریت کو سپورٹ کیا
 لیکن ہماری جمہوریت میں، جس کو آپ ڈکٹیٹر کہتے ہیں، اس کے زمانے میں ان تمام چینلز کو لائسنس
 دیئے گئے، آزادی صحافت دی گئی لیکن جناب سپیکر صاحب، جو لوگ اپنے آپ کو بہت Liberal کہتے
 ہیں، میں۔۔۔ ماں پر اس فورم سے جناب بشیر بلور خان کو سلوٹ پیش کرونگی، چاہے جتنی بھی لاگت سے، 7.6
 ملین سے یا 3.6 ملین سے مگر انہوں نے جو قومی پرچم لہرایا اور میں آتے جاتے اس پرچم کو سلوٹ کرتی
 ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، ان کے متعلق میڈیا میں بہت کچھ آیا لیکن انہوں نے کسی کے پیچھے جا کر اس
 کو مارا نہیں، کسی چینل کو انہوں نے ہراساں نہیں کیا، کسی نیوز پیپر والے کو انہوں نے ہراساں نہیں کیا
 جناب سپیکر، جس کی وجہ سے میں سمجھتی ہوں کہ بشیر بلور صاحب کا دل بہت بڑا ہے لیکن ہمارے اس
 ہاؤس میں بیٹھے ہوئے کچھ لوگوں کے خلاف جب رپورٹ شائع ہوتی ہے اور جب ان لوگوں کو بے نقاب کیا
 جاتا ہے تو جناب سپیکر صاحب، اگر ان کا دل نہیں کرتا ہے سننے کو تو جناب سپیکر صاحب، ان کو Resign
 کر کے اپنے گھروں میں بیٹھ جانا چاہیئے اور جناب سپیکر صاحب، بجائے اُس کے کہ وہ برداشت کریں الٹا وہ
 حملے کرتے ہیں، وہ جا کر لوگوں کے دفتروں پر حملے کرتے ہیں اور ان لوگوں کی زندگیوں کو جو کہ قلم سے لکھتے
 ہیں اور القلم کی جو بات آئی ہے تو وہ قرآن مجید میں آئی ہے کہ میں قلم کی قسم کھاتا ہوں اور جناب سپیکر
 صاحب، صحافیوں کے پاس صرف قلم ہوتا ہے باقی کچھ بھی نہیں ہوتا۔ ہم تو آنے جانے والے لوگ ہیں لیکن

یہ صحافی ہماری کرپشن، ہماری سچائیاں اور ہماری اچھائیاں، یہی لوگ ہوتے ہیں جو تمام صوبے میں اور پورے پاکستان میں پھیلاتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں اور میری پارٹی اس واقعے کی، آج تک جناب سپیکر صاحب، اس پر کوئی انکوائری نہیں ہوئی، اس پر کسی قسم کا کوئی نوٹس نہیں لیا گیا اور جناب سپیکر صاحب، ہم چاہتے ہیں کہ اس انکوائری کو اسمبلی فلور پر پیش کیا جائے کہ کس نے کیا اور کیا ہوا؟ کیونکہ پولیس کے پاس تمام Proofs موجود ہونگے۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہاں سے درخواست کرتی ہیں کہ اس کیلئے ایک جوڈیشل انکوائری کمیٹی قائم کی جائے اور اس واقعے کو بے نقاب کیا جائے۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی سکندر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: او درپرئی جی دا۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، چونکہ ہر یو ممبر پہ دے واقعہ باندے خبرہ کوی نو ہغوی تہ مونرہ ریکویسٹ او کرو او ہغوی راخی جی نو زما مقصد دا دے چہ د ہغوی پہ مخامخ باندے کہ دوئی د خپلو جذباتو اظہار او کرو نو ہغہ بہ بنہ وی۔ راغلل جی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: زہ ستاسو مشکور یمہ چہ تاسو ما لہ موقع را کرہ پہ دے اہم ایشو باندے د خبرو کولو۔ جناب سپیکر، واقعی پہ دے روزہ کبنے چہ دا کومہ واقعہ شوے دہ، دا انتہائی افسوسناکہ واقعہ دہ، دا نہ صرف د خیبر نیوز پہ تیم باندے حملہ وہ بلکہ زہ بہ دا او گنہم چہ پہ دے تولو صحافیا نو باندے او بلکہ زہ پہ تہول جمہوری نظام باندے دا یوہ حملہ گنہمہ۔ جناب سپیکر، ایشو دوہ دی، یو خو جناب سپیکر، دا چہ دا واقعہ شوے دہ پہ ڍیر حساس خائے کبنے، آیا پہ دغہ تائم سرہ چہ کوم خلق ہلتہ کبنے موجود وو، خاصکر چہ کوم سرکاری اہلکار ہلتہ کبنے موجود وو، د ہغوی نہ چہ کومہ کوتاہی شوے دہ، د ہغے پہ بارہ کبنے بہ خہ دغہ کبری؟ دویم دا چہ دا واقعہ چہ او شوہ، ایف آئی آر پکبنے او شو او د ہغے نہ پس ہم دا تقریباً نورلس شل ورخے تیرے شوے او اوسہ پورے خہ داسے مخامخ راغلل چہ ہغہ کسان نیولے شوی دی یا د دے پہ

تحقیقات تو کب سے خہ دغہ اوشو؟ جناب سپیکر، زمونر ہم دا التجاء دہ او دا زمونرہ ڊیمانہ ہم دے چہ زر تر زره هغه کسان چہ کہ پہ دیکبے ملوٹ وو، هغوی داونیولے شی، دا د حکومت ہم ذمہ داری جویری او دا پہ مونرہ ټولو باندے ہم ذمہ داری راخی خکہ چہ داسے واقعات کہ کیری نو دا زمونرہ ټولو سیاسی پارټو د پارہ ہم بنہ نہ دہ، د جمہوریت د پارہ ہم بنہ نہ دہ نو دغے حوالے سرہ مونرہ دا ڊیمانہ کوؤ چہ زر تر زره د دغہ کسان گرفتار کرے شی او هغوی تہ د داسے سزا ور کرے شی چہ د دے نہ پس بل خوک داسے جرات اونکری نو داسے قسمہ اقدامات دا وچت کرے شی۔ جناب سپیکر، کہ مونرہ پہ دے باندے آواز ہم اوچت نکرو، مونرہ پہ دے باندے اقدام اوچت نکرو نو جناب سپیکر، دا بہ سبا د دے نورو خلقو سرہ ہم کیری او سبا بہ د سیاسی خلقو سرہ داسے واقعات شروع کوی نو جناب سپیکر، دا هغه ورومبے دغہ دے، پکار دہ چہ دلته کبے مونرہ دے تہ پیش بندی اوکرو او دا دلته کبے رکاو کرو۔ ڊیرہ مهربانی، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی منور خان! مختصر مختصر وایئ نو۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: تھینک یو، سر۔ سر، سب سے پہلے تو میں اپنے صحافی بھائیوں کو یہاں آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں لیکن سر، حقیقت میں جس طرح صحافی برادری کہہ رہی تھی کہ انیس دن سے ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے اور ابھی تک ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہے تو کم از کم یہ اسمبلی کے فورم پہ ہم، اگر وہ کوئی ایسے طاقتور لوگ ہیں کہ گورنمنٹ ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکتی تو پھر وہ بات اسمبلی میں لے آئے اور یہ کہہ دے کہ ہماری حکومت ان لوگوں تک یا ان لوگوں پہ ہاتھ نہیں ڈال سکتی تو پھر کم از کم اسمبلی میں جو لوگ یہاں پہ بیٹھے ہیں، ہم انشاء اللہ صحافی برادری کیساتھ ہر موڑ پہ کھڑے ہیں اور سر، جو بھی وہ چاہتے ہیں تو انشاء اللہ ہم ان کیساتھ رہیں گے۔ سر، ان کے خلاف فوراً کارروائی کی جائے اور جو انکواری کمیٹی مقرر کی گئی ہے، اس کی رپورٹ جلد سامنے آنی چاہیے۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب، مفتی نفایت اللہ صاحب۔

مفتی نفایت اللہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سپیکر صاحب، میں آپ کا شکریہ اسلئے بھی ادا کرتا ہوں کہ ہماری اسمبلی کا اجلاس بہت تاخیر سے ہوتا ہے۔ جس وقت یہ واقعہ ہوا، اگر اسی وقت اسمبلی کا اجلاس ہوتا تو اس وقت ہمارے جذبات سامنے آجاتے کیونکہ ہمیں اپنے جذبات سنبھال کے رکھنے پڑتے ہیں کہ کب

اسمبلی کا اجلاس ہو گا اور ہم وہاں اپنے جذبات کا اظہار کریں گے؟ میں اس واقعے کو اس طرح دیکھتا ہوں کہ ہم نے ابھی تک جمہوریت کو قبول نہیں کیا، ہم اس جمہوریت کو مانتے ہیں جس میں ہمارا فائدہ ہوتا ہے اور اس جمہوریت کو قطعاً تسلیم نہیں کرتے جس میں ہمیں نقصان ہوتا ہے یا ہمیں تنقید سننا پڑتی ہے۔ جناب سپیکر، یہ جو صحافت ہے، یہ تو آنکھیں ہیں اور آئینہ وہی چیز دکھاتا ہے جو موقع پر موجود ہو۔ اگر کسی آدمی کا چہرہ خوبصورت ہے تو آئینہ اس کو بد صورت کر کے پیش نہیں کر سکتا لیکن میں معافی چاہتا ہوں کہ اگر کسی کا چہرہ کالا ہے تو آئینہ اس کو سفید بھی نہیں کر سکتا۔ کوئی آدمی اس بنیاد پر آئینہ کو توڑے کہ اس نے میرے چہرے کا داغ کیوں بتایا ہے؟ چہرے پر داغ ہو گا تو آئینہ بتائے گا اور چہرے پر اگر داغ نہیں ہو گا تو آئینہ نہیں بتائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم تو Mature لوگ ہیں، ہم نے یہ جمہوریت بہت مشکل سے حاصل کی ہے اور میں اس سے بھی اتفاق کرتا ہوں کہ اگر پر دیز مشرف کے دور میں ایسا واقعہ نہیں ہو اور ہم اس کو ڈکٹیٹر کہتے ہیں اور آج جمہوری دور میں یہ واقعہ ہوتا ہے تو پھر لوگوں کو ایک بہانہ ملتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جمہوریت کے یہ معنی ہیں اور اگر جمہوریت کے یہ معنی ہیں تو پھر لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں تو اس سے اتفاق نہیں ہو گا اور پھر اس ڈکٹیٹر کو یاد کرتے ہیں کہ اس کا زمانہ اچھا ہوتا ہے اور جمہوریت کے اوپر یہ کلنک کا ٹیکہ ہوتا ہے۔ جناب سپیکر، میں اس واقعے کی مذمت کرتا ہوں اور میں اسلئے مذمت کرتا ہوں کہ میں ایک ستون سے تعلق رکھتا ہوں اور یہ میرے قریب کا ستون ہے، صحافت کو چوتھا ستون کہا جاتا ہے۔ جہاں ایک ستون مقننہ ہے، جہاں ایک ستون انتظامیہ ہے اور تیسرا ستون عدلیہ ہے تو وہاں ان تینوں کے درمیان تناسب کو قائم رکھنے کیلئے چوتھے ستون کا درجہ صحافت کو دیا گیا ہے اور خیبر پختونخوا جو دہشت گردی کی جنگ میں شامل ہے، صف اول کا صوبہ ہے اور یہاں جو صحافی کام کرتا ہے تو میں اس کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کیونکہ وہ گھر سے نکلنے سے پہلے یہ طے کرتا ہے کہ معلوم نہیں کہ آج مجھے رات کو واپس آنا پڑے گا یا نہیں، اس کے بچے اس کو دیکھ سکیں گے یا نہیں اور یہ تصور لیکر وہ میدان میں جاتا ہے، گولیوں کے اندر جاتا ہے، مشکل حالات میں جاتا ہے، جنگ کی کیفیت کے اندر جاتا ہے۔ اگر کراچی، کوئٹہ یا پنجاب کے اندر کوئی صحافی کام کرتا ہے تو میرا صحافی، اس صوبے کا صحافی بہت زیادہ بہادری کیسا تھا کام کرتا ہے۔ میں ان تمام طبقات کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور جتنے بھی لوگ شہید ہوئے ہیں، انہوں نے اپنے مشن کیساتھ انصاف کیا ہے، میں ان کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور میں اس بات کا اضافہ بھی سمجھتا ہوں کہ یہ کیا ہوا کہ حساس مقام پر یہ واقعہ ہوا؟ کیا پہلے ان تمام تھانوں کو خاموش کر دیا گیا یا کیمروں کو وہاں

پر ہٹا دیا گیا تھا یا یہ بتا دیا گیا تھا کہ لوگ آئیں گے، وہ اپنی کارروائی کریں گے اور جب تک وہ اپنی کارروائی مکمل نہ کریں تو آپ نے نہیں آنا؟ جناب سپیکر، حکومت آنی جانی چیز ہے، ہمیں حکومت کی وجہ سے تکبر میں نہیں آنا چاہیے، ہمیں نشے میں نہیں آنا چاہیے۔ تمام لوگ جو ہم پہ تنقید کرتے ہیں، وہ ہماری اصلاح کرتے ہیں، ہمیں اصلاح کی فکر کرنی چاہیے۔ یہ حکومت کل نہیں ہوگی اور ہم ہونگے انشاء اللہ تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ہمیں ایسی روایت چھوڑنی چاہیے جو روایت ہمارے لئے شاندار ہو۔ سترہ دن ہو گئے مگر اس کا بھی تک کچھ نہیں ہوا۔ جناب سپیکر، میں اس پر بھی خاموش نہیں رہ سکتا کہ سترہ دنوں تک حکومت کی ذمہ داری تھی اور آج جب اسمبلی کا سیشن شروع ہو رہا تھا تو حکومت کو چاہیے تھا کہ سترہ دن کا نتیجہ سنائی اور آج ہمیں کہتے ہیں کہ آپ کو بولنے کی ضرورت نہیں ہے، آپ ایسا کریں کہ ہم نے یہ کام کر لیا، لوگ پکڑ لیے، اب ان کو سزا ملے گی تو ہمیں کم از کم اطمینان ہوتا۔ میری تجویز ہے کہ یہ جو انکوٹری ہو رہی ہے، مجھے اس پہ اطمینان نہیں ہوگا، یہ حساس معاملہ ہے، یہ ایم پی ایز کی کمیٹی بنائی جائے اور اپوزیشن کے ایم پی ایز کو بھی اس میں لے لیا جائے اور حکومت کے ایم پی ایز کو بھی لے لیا جائے تاکہ ہم سمجھیں کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ کمیٹی والے کسی رعب کے اندر آگئے ہیں یا حکومت کو بچانے لگے ہیں اور اس واقعے کو پس منظر سے ہٹانا چاہتے ہیں۔ میری خواہش ہوگی کہ دوپانچ اپوزیشن کے لوگ لئے جائیں اور تین پانچ اس حساب سے حکومت سے لیے جائیں تو تین پانچ تو حکومت کے ایم پی ایز ہونگے اور دو پانچ اپوزیشن کے ہونگے تو میں سمجھوں گا کہ اس ایوان کو ہم ایک اچھی رپورٹ پیش کر سکیں گے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you.

مفتی کفایت اللہ: بہت زیادہ شکریہ۔

جناب سپیکر: واجد علی خان صاحب! گورنمنٹ ہنجز سے، ٹریڈری ہنجز سے۔۔۔۔۔

جناب نصیر محمد میداخیل: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ہں جی؟

جناب نصیر محمد میداخیل: پوائنٹ آف آرڈر، سر!

جناب سپیکر: او دربرہ جی، پہ دے باندے کہ پہ بل خہ باندے؟

جناب نصیر محمد میداخیل: نہ جی دابل دے۔

جناب سپیکر: نہ او دربرہ چہ دا یو خبرہ خو Wind up شی کنہ، بیا بہ بلہ ہلہ اخلو۔

ایک بات Wind up ہو جائے تو پھر دوسرا پوائنٹ آف آرڈر لیں گے۔

جناب مختیار علی خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی مختیار علی خان۔

جناب مختیار علی خان ایڈوکیٹ: شکریہ جی۔ سپیکر صاحب، نن واقعی خبرہ دا دہ چہ پہ

کومہ ایشو باندے خبرہ کیری نو دا رہنیتیا خبرہ دہ چہ د دے خومرہ مذمت اوشی

نو ہغہ ڍیر زیات کم دے او دا ځنگہ چہ دلته بحث اوشو نو پہ دے جمہوری عمل

کبنے زمونرہ صحافیانو ورونرو ڍیر غت کردار دے، دیکنبے ہیخ شک نشته

او بیا پہ خصوصی طور دا حضرت خان خو ہم یو داسے دروند، خور او ڍیر بنہ

پختون سرے دے، حقیقت خبرہ دا دہ چہ مونرہ پرے ڍیر زیات خفہ یو او ڍیر

دردمند یو پرے او فرداً فرداً تقریباً زمونرہ ٲول ملگری د دوی ٲیوس لہ ہسپتال تہ

ہم تلی دی او پبنتنہ ئے کرے دہ خوزہ دلته دا یو خبرہ کومہ چہ دلته ٲول مشران

ناست دی، ملگری ناست دی نو داسے دہ چہ د اے وی ٲی خیبر چہ کوم کردار

دے، لبرزہ دا وایم چہ کہ پہ ہغے باندے مونرہ او تاسو لبر نظر واچوؤ او لبرہ خبرہ

پرے او کرو ځکہ چہ پہ دیکنبے ہیخ شک نشته چہ مونرہ جمہوری خلق یو او مونرہ

دلته د عوامو د نمائندہ پہ شکل کبنے راغلی یو او خومرہ د ہغوی د فلاح او

خومرہ د ہغوی د دغہ خبرہ او کارونہ کیدے شی نو مونرہ دا وایو چہ مونرہ بہ پہ

ہغے کبنے پیش پیش یو خو کہ بیا دلته لبر ڍیر د کردار کشی خبرہ راشی نوزہ

وایم، پکار دا دہ چہ ٲول ملگری پہ دے باندے سوچ او کری۔ داسے دہ چہ دلته د

ہیچا کردار د چا نا ٲت نہ دے، بیا پہ خصوصی توگہ باندے زہ نن دلته دا خبرہ

ځہ د دغہ نہ کومہ خو د داسے کردارونو چہ ہغہ مونرہ او تاسو تہ ٲول ہنکارہ

دی ٲت نہ دی، د ہغوی پہ ماضی او د ہغوی پہ حال ہغے باندے کہ نظر واچولے

شی نو مونرہ پہ تنقید باندے خفہ نہ یو، مونرہ د حکومت حصہ یو، مونرہ وایو چہ

تنقید مونرہ برداشت کوؤ، دیکنبے ہیخ شک نشته خو چہ کلہ پورے د عزت د

حوالے سرہ خبرہ راشی نو پکار دا دہ چہ دا زمونرہ او ستاسو د ٲولو اجتماعی د

سوچ خبرہ دہ، مونرہ ٲول د سیاسی جماعتونو سرہ تعلق ساتو، زمونرہ شا تہ ہم

تاریخ شتہ، کردارونہ ہم شتہ نو پکار دا دہ چہ پہ دے باندے ہم لڑ سوچ اوشی او
 ہغہ کردار کہ اے وی تی خبیر دے او ہغوی ئے داسے ادا کوی نو پکار دہ چہ
 مونبرہ ہغہ ہم نن دلته کبنے Condemn کرو۔ مونبرہ دا نہ وایو، مونبرہ وایو چہ او د
 شی، تحقیقات د اوشی او چا چہ دا کوم عمل کرے دے، پکار دہ چہ ہغوی تہ
 سزا ور کرے شی۔ د ہغے مونبرہ پر زور مذمت کوؤ خو ورسره ورسره دا خبرہ ہم
 کوؤ چہ لڑ ڊیر مونبرہ ہم د عزتونو مالکان یو، مونبرہ ہم د پارٹو او د نظریو سرہ
 تعلق ساتو، پکار دا دہ چہ حقیقت خہ وی، د حقیقت نہ انکار نشتہ، ہغہ حقیقت د
 پہ منظر عام باندے راشی، بیا د اوشی خبرہ خو چہ حقیقت نہ وی او ہسے د
 کردارونو دغہ کپری نو مونبرہ وایو چہ د دے ہم مونبرہ مذمت کوؤ او پکار دہ چہ
 د دے ہم تحقیقات اوشی۔ ڊیرہ مہربانی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! مجھے بھی تھوڑا سا موقع دیا جائے کہ اس پر بول سکوں تاکہ بات
 واضح ہو سکے۔

جناب سپیکر: آپ تھوڑا سا صبر کریں، آپ بول چکی ہیں، سب کا حق بنتا ہے۔
 محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب! یہاں پہ بات ہوئی ہے، میں اس کو واضح کرتی ہوں۔
 جناب سپیکر: آپ کی بات نہیں ہوئی نا۔ آپ کی۔۔۔۔۔
 (قطع کلامی)

Mr. Speaker: Ji wind up-----

جناب عدنان خان: سپیکر صاحب!
 جناب سپیکر: عدنان وزیر صاحب، زما خیال دے کہ دا دغہ راغونڈہ کرو چہ یو
 مشر پاخی۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نہ نہ، دا رحیم داد خان یا تاسو کہ پاخی، واجد علی خان! یا میاں
 صاحب۔۔۔۔۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر، خبرہ دا دہ چہ پریس والا بھر تلی وو
 او ہغوی خفہ شو نو پکار دا وو چہ تاسو ما تہ وئیلے وے، زما ڊیپارٹمنٹ دے
 خو چونکہ تاسو محترم یی نو تاسو چہ چا تہ او وئیل نو ہغوی لارل۔ اوس چونکہ

دا ٽوله خبره ڇه تاوڀري نو دا تعلق لري د انفارميشن ڊيپارٽمنٽ سره او د هغوى جواب ڇه په هغه طريقه رانه شى، د دے مطلب دا دے ڇه دا د يو پارټي غونډے خبره ده، لهدا ټول ملگري به پرے خبرے او کړي۔ دوئ پخپله تفصيل سره خبره او کړه نو د ديخوا نه به هم خبره اوشى، هر څه به بنکاره شى او د هغے په بنياد پکار ده ڇه بيا يو شکل بنکاره شى نو ڇه زمونږ دا ملگري خبره او کړي نو زما حق دے ڇه زه په دے باندے خبره او کړم، تاسو به ما له بيا اجازت راکوئ۔

جناب سپيکر: جى عدنان وزير۔

جناب عدنان خان: مهرباني جى۔ سپيکر صاحب، لکه څنگه ڇه مونږ وايو ڇه د رياست درے ستونه دي نو نن د رياست ستونه څلور دي او صحافت هم مونږ د رياست يو ستون گنږو۔ د دے واقعه ڇه څومره مذمت اوشى نو کم دے خو ورسره ورسره ڇه کوم کردار د اے وي تې خيبر دے، ما پخپله کتلي دي او زه پخپله ورته ناست وومه ڇه د يو عزتمند ممبر يا د منسټر د عزت سره په کومه طريقه باندے دوئ لوبے کوي يا دوئ هغه اشتهارونه چلوي، هغه 'کليپس' چلوي او بلا څه ثبوت نه، نو د دے غندنه هم پکار ده او زه به د اپوزيشن ورونيو ته هم دا خواست او کړمه ڇه زمونږ او ستاسو د ټولو عزت يو دے، هلته کبڼے ڇه مذمت کوئ نو دلته کبڼے هم مذمت او کړه، لکه څنگه ڇه صحافي برادرئ غونډ او په اتفاق باندے واک آؤت او کړو، يو احتجاج ئے او کړو نو زه د ټول هاؤس نه دا طمع ساتمه، دا خواست کومه ڇه زمونږه او ستاسو عزت يو عزت دے۔ په دے هاؤس کبڼے ڇه مونږه ناست يو نو دا مونږه يو کور يو، يوه ورورولى موده نو ڇه هغه طرف ته مونږه غندنه کوؤ نو دلته کبڼے ڇه زمونږ د عزت سره لوبے کيږي او بلا وجه او هيڅ ثبوت نشته نو د هغے غندنه هم پکار ده، د هغے هم مذمت پکار دے نو زه ټولو ته دا خواست کومه، (ټالپا) نن په دے هاؤس کبڼے د اے وي تې خيبر نوم ځکه اخلمه ڇه زه پخپله عيني شاهد يم ڇه ما کتلي دي ڇه زمونږ د منسټرانو، زمونږ د حکومت د دے عهديدارانو د عزت سره ڇه دوئ کومے لوبے کړي دي نو د هغے هم په دے ايوان کبڼے زه په سختو الفاظو سره مذمت کوم۔ ډيره مهرباني، سپيکر صاحب۔

جناب سپيکر: عالمگير خليل صاحب۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: ڊيره شكريه جي۔ جناب سپيڪر صاحب، چه په کومه مسئله باندے بحث روان دے، څنگه چه نورو ملگرو اووئيل چه څومره مذمت ئے اوکړے شی نو ڊير کم دے۔ حضرت خان مومند صاحب زمونږ د پاره هم قابل احترام دے خو چه څنگه، لکه عدنان اووئيل، ما پخپله څلور پروگرامونه کتلي دي، هغه بله ورځ مے د بونير پروگرام اوکتلو د اے وی تې خيبر، دے ورته وائي چه ستا څه نوم دے؟ وائي زما فلانے نوم دے، زه د جماعت اسلامي ايکس ناظم يم، په حکومت پسے خبرے۔ بل ته وائي، ستا څه نوم دے؟ زما فلانے نوم دے، زه د جماعت اسلامي د فلانکي تحصيل صدر يم، نو خبره دا ده چه څنگه مونږ د دوئ دغه کوؤ نو پکار دا ده چه درے کسه ئے د اپوزيشن نه راوستلے، د جماعت اسلامي د راوولي، هر څوک د راوولي خو چه درے د حکومت د سائډ نه هم راوولي چه هغوی د خپله صفائي اوکړی۔ بيا خبره به د ميان صاحب اوکړو۔ ميان صاحب په دے فلور باندے د خپل څوئي په سر قسم خوړلے وو، وئيل ئے چه زه خو پريږده که زما په محکمه کبے هم يو کرپشن شوے وی او زه ورسره شامل يم نو زه به د وزارت نه هم استعفي ورکوم او د ايم پي اے توب نه به هم استعفي ورکوم۔ د هغه باوجود هغوی عدالت ته لارل او د هغه نه پس ئے استحقاق کميټي سره دغه جمع کړو، د هغه باوجود لگاتار په ميډيا باندے لگيا دي، د ميان صاحب خلاف چه څه کيږي، هغه کوی، د ميان صاحب خلاف کوی، زمونږ خلاف کوی، زمونږ د مشرانو خلاف کوی، يوه موقع داسے نه ده نو يوه مهرباني د اوکړي، زمونږ دا نه ده چه د ټولو تې وی گانو نه خو دوئ دا وائي چه دا د پښتنو تې وی دے، وائي چه دا د پښتنو دغه دے، ټهپيک ده مونږ منو چه د پښتنو تې وی دے خو مالک ئے پنجابے دے، بنيادي طور دا د راجگانو تې وی دے، مالک ئے پنجابے دے، بنياد ئے پنجابے دے، هغه هيڅ کله د پښتنو دوست نه شی کيدے۔ پکار خو دا ده چه کم از کم دا کومے خبرے د حکومت خلاف دوئ کوی يا د يو منسټر خلاف دوئ کوی نو پکار ده چه د حکومتی بنچر نه ئے هم يو دوه کسه راوستے وے او د هغوی نه ئے تپوس کړے وے چه تاسو د صفائي په باره کبے څه وايئ؟ د هغه نه پس بيا په واجد خان پسے، بيا په بابک صاحب پسے، بيا په بل پسے او بيا په بل چا پسے، دغه خو د هم اوستائي کنه چه د اے

این پی قربانی خہ دی، اے این پی پکبنے کومہ قربانی ورنکرلہ، اے این پی د
دہشت گردی خلاف خہ اونکرل؟ مفتی صاحب اووئیل چہ پہ اوولس ورخو کبنے
ئے پتہ اونہ لکیدہ۔ مفتی صاحب! زہ ستاسو نہ تپوس کومہ، ستاسو پہ حکومت
کبنے مولانا حسن جان صاحب وفات شوے وو، تاسو پہ درے نیم کالو کبنے
ہغہ انکوائری اوکرلہ، د مولانا حسن جان صاحب ہغہ انکوائری؟ (تالیاں)
ستاسو حکومت وو او مولانا حسن جان صاحب چہ د ہغوی د پائے عالم پہ پول
پاکستان کبنے ہم نہ وو، د ہغے انکوائری خو زما خیال دے چہ تر اوسہ پورے
ئے لا پتہ ہم نہ لگی نو سرے چہ یوہ گوتہ بل تہ نیسی نو خلور ئے خان تہ راخی۔
زمونرہ مکملہ ہمدردی دہ د میدیا سرہ، زمونرہ ورسرہ مخکبنے ہم ہمدردی وہ
او بیا مو ورسرہ ہم ہمدردی دہ خو چہ خنگہ عدنان خان اووئیل، زما خیال دا
دے چہ نن خود سیاسی سہی نہ، د ایم پی اے نہ او د ایم این اے نہ پہ میدیا
کبنے، زہ بہ درتہ دا اووایم چہ پہ کومہ طریقہ باندے ئے دوئی پیش کوی، بے
ادبی د معاف وی خو پہ ڍیر سپک انداز باندے، پہ توقو، د مسخرے شے چہ
راشی نو نوم ورسرہ د سیاسی سہی واخلی نو یو مہربانی د دا اوکری، مونرہ د
دے مذمت کوؤ، د دے د تحقیقات اوشی، خدائے د اوکری چہ پہ دیکبنے
گورنر، وزیر اعلیٰ او منسٹر ہم Involve وی چہ داسے سزا ورتہ ورکری چہ
راتلونکی نسلونہ ئے ہم یاد اوساتی خو دا ہم دوئی تہ یو درخواست کوؤ
خاصکر اے وی تی خیبر تہ، نورو تہ نہ وایمہ چہ کم از کم کلہ تاسو پہ ہر خائے
کبنے پروگرام کوئی چہ د جماعت اسلامی، بنہ تاسو یوشے نوپ کری، مونرہ خو
چہ کوم تائم وزگار یو، ما چہ کلہ پروگرام کتلے دے او چہ د چا نہ ئے تپوس
کرے دے نو جماعت اسلامی والا بہ راغونڈ کری، دا نور مخلوق پہ پاکستان
کبنے نشتہ دے چہ صرف جماعت اسلامی والا راغونڈوی؟ بلے پارٹی والا ہم
راولہ، (ق) والا راولہ، (ن) والا راولہ، جمعیت والا راولہ، نیشنلے راولہ،
پیپلے راولہ، صرف جماعت اسلامی دہ چہ پہ ایوان کبنے ئے نمائندگی ہم نشتہ
دے او تپوس د ہغوی نہ کوی او پروپیگنڈا د ہغوی پہ خلہ باندے کوی۔ ڍیرہ
شکریہ جناب سپیکر صاحب، ما دا یو خو خبرے اوکرے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: اورنگزیب خان! خبرہ اور دپیری، لبرہ بہ راغونہول غواری جی چہ داسے شوک مشر پکبنے۔۔۔۔۔

جناب اورنگزیب خان: ڊیره مهربانی جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میان صاحب بہ پکبنے۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی اورنگزیب خان، فرست۔

جناب اورنگزیب خان: ڊیره مهربانی جی۔ د ټولو نه مخکبنے خو مونږ د دے ڊیر مذمت کوؤ چہ په حضرت خان مومند باندے کومه حملہ شوی دہ ځکه چہ حضرت خان مومند زمونږه دوست هم دے، زمونږه ورور هم دے او بل یو صحافی دے خو چونکه د خیبر نیوز حوالے سره خبره کیږی، ځنگه چہ تاسو ټولو ته پته ده چہ په 18 تاریخ باندے زما په ډیر کبنے ایکسیدنت او شولو او ما سره ټوله فیملی وه په هغه ایکسیدنت کبنے او زه راغلمه نو تقریباً د تیره چوده ورځو پورے زه په هسپتال کبنے وومه خود افسوس خبره دا ده چہ کله په 08-29 تاریخ باندے زه د هسپتال نه فارغ شومه، کور ته روان شوم نو ما ته د ټولو نه پهلا د هسپتال چیف ایگزیکتیو صاحب ټیلی فون او کړلو او ما ته ئے وئیل چہ اورنگزیب خیر خود دے څه چل او شو؟ نو زه لا په گاډی کبنے وومه، بچی مے هم د هسپتال نه په هغه ورځ باندے فارغ شو، زه هم په هغه ورځ باندے فارغ شومه نو ما ورته او وئیل چہ خیر دے، هیڅ داسے څه مسئله نشته دے۔ وئیل ئے چہ نه تا په چا باندے، په بولتن بلاک کبنے تا په چا باندے فائرنګ او کړو، په خپل وراره باندے د ډزے او کړلے، خپل وراره د اوویشتو؟ نو زه پخپله هم حیران شومه چہ یره ځنگه ما په بولتن بلاک کبنے په خپل وراره باندے ډزے او کړلے یا د عالمزیب شهید په بچی باندے ما ډزے او کړلے، نو ما د چیف ایگزیکتیو صاحب نه ټپوس او کړو د هسپتال، ما وئیل سر جی خبر څه چلیږی؟ وائی چہ په خیبر نیوز باندے دا خبر چلیږی چہ د اورنگزیب وراره راغلو او خپل تره ته ئے او وئیل چہ ما ته د اختر د پاره پیسے راکړه او په دیکبنے اورنگزیب په غصه کبنے راغے او طمانچه ئے راواغستله او په خپل وراره باندے ئے ډزے او کړلے او هغه زخمی دے او په

ہسپتال کنبے دے ، ہغوی ورارہ پہ ہسپتال کنبے اوویشتلو او ورارہ ئے زخمی دے او پہ ہسپتال کنبے پروت دے۔ جناب سپیکر صاحب، چہ زہ کور تہ رسیدمہ نوزما خاندان چہ کوم تاسو تہ پتہ دہ چہ د دے ملک د پارہ او د دے قوم د پارہ عالمزیم کومہ قربانی ورکرلہ، پہ ما چہ کومے د بمونو دہما کے او شوے ، زما پورہ فیملی پہ ہسپتال کنبے وہ او ہم پہ ہغہ ورغ باندے مونر د ہسپتال نہ فارغ شو، کور تہ روان وو او زہ چہ کور تہ اورسیدم نو ما تہ پہ زرگونو دوستانو تیلیفونونہ کول، د دوبئی نہ ما تہ تیلیفونونہ راتلل، د سعودیہ نہ ما تہ تیلیفونونہ راتلل، د تول پاکستان نہ ما تہ تیلیفونونہ راتلل او ہریوسری دا وئیل چہ پہ خیبر نیوز باندے پتی چلیبری چہ اورنگزیب پہ خپل ورارہ باندے ډزے او کرلے نو دا خبرہ ہم صحیح دہ چہ مونر د دے مذمت کوؤ چہ د حضرت خان ورور سرہ زیاتے شوے دے ، ہغہ ہر څہ مونرہ منو خو دا تپوس ہم کوؤ چہ اخر پہ تول خاندان کنبے ، زما سیاسی ساکھ تہ ئے دومرہ نقصان اورسولو، زما مورجی د ہغے ورغے نہ بے ہوشہ دہ چہ پہ ہغہ نیوز باندے ، ہغہ خبر ئے اوریدلے دے ، د ہغہ ورغے نہ زما مور بے ہوشہ دہ او تر نن تاریخ پورے ہغہ پہ کور کنبے د مرگ پہ حال باندے پرتہ دہ۔ زما خویندے ، زما خاندان چہ ہغوی تہ ما تسلی ورکولہ او ہغوی ما پہ دے باندے مطمئنہ کول چہ داسے ہیخ څہ خبرہ نشته دے ، نہ ما پہ چا ډزے کری دی او نہ مے خپل ورارہ ویشته دے او نہ بہ څوک د پیسو د پارہ پہ خپل ورارہ باندے ډزے کوی۔ نوزہ ہم کم از کم د دے ہاؤس پہ وساطت باندے دغہ نیوز ایجنسیانو تہ وایمہ چہ کم از کم تاسو داسے خبر چلوئی، زما نہ تپوس اوکری چہ پہ چا ډزے شوی دی، د ہغوی نہ تپوس اوکری یا دومرہ غتہ پروییگنڈا تاسو پہ مونر پسے اوچلولہ، پہ اے این پی والا پسے تاسو راغستے دہ نو د دے ہم مونرہ پر زور مذمت کوؤ۔ نن دا خبرہ کیدلہ، ما پہ دے باندے پخپلہ تحریک استحقاق ہم جمع کرے دے ، زہ پہ دے باندے عدالت تہ ہم څمہ چہ اخرولے دا زمونرہ سیاسی، دوئی دومرہ زمونرہ پہ کردار کشی پسے راغستے دہ چہ دوئی مونرہ پہ آرام نہ پریردی۔ سپیکر صاحب، مونرہ د دغے ہر څہ مذمت کوؤ، واقعی دہ چہ دا د دے ملک یوہ څلورمہ ستن دہ خو کم از کم مونر دا غوارو چہ حقیقت د دنیا تہ بنکارہ کری، حقیقت د د دے تولو سیاستدانو ہم دنیا

تہ بنکارہ کری، دا نہ چہ پہ یو معمولی وجہ باندے ہغہ راپاخی او د تپول اے این پی چہ خومرہ امیدواروان دی یا خومرہ زمونبرہ منستران صاحبان دی یا خومرہ زمونبرہ مشران دی یا خاصکر زمونبرہ ایم پی اے گان دی او د ہغوی کردار کشی کیبری نو دا خو ډیره بدہ خبرہ دہ۔ نن زہ ستاسو پہ وساطت دا تپوس کومہ چہ اخر زما خاندان تہ دومرہ زیات اذیت ئے ولے ور کرلو، نن زما مور اخر د دغے خبر پہ وجہ باندے ولے پہ کور کبنے بے ہوشہ پرتہ دہ، نن زما ہغہ وریرونہ یا ہغہ ورندار چہ د ہغے خاوند عالمزیب شہید د دے ملک او د دے قوم د پارہ چپلہ وینہ توئے کرے دہ، نن د ہغوی پہ کور کبنے دوئی دومرہ غب غم ولے جوړ کرو، نن ہغوی پہ تولہ پختونخوا کبنے زما د ملگرو یا د دے ملک نہ بھر چہ کوم زمونبرہ ملگری دی، ہغوی دوئی دومرہ پہ تینشن کبنے ولے واچول؟ پکار خودا دہ چہ مونبرہ خبر ور کوؤ، صحافت خودے تہ وائی چہ مونبرہ حقیقت بنکارہ کرو، د صحافت مطلب خودا نہ دے چہ بس یو سنی سنائی ٹیلیفون ما تہ راغلو او پورہ، پہ ما باندے پہ سکرین باندے خلور گھنٹے دا دغہ چلیبری چہ اورنگزیب پہ خپل ورارہ باندے ډزے او کرلے، ولے ئے ډزے او کرے چہ ہغہ راغلو او د اختر پیسے ئے غوبنتے نو پہ ہغہ وجہ باندے ئے پہ خپل ورارہ باندے ډزے او کرلے۔ نو سر، مونبرہ ہم د دے پر زور مذمت کوؤ، مونبرہ ہم د خیبر اے وی تھی، د خیبر نیوز والا مذمت کوؤ چہ دومرہ غلطے خبرے یا دومرہ غلط خبر پہ مونبرہ پسے شائع کوی او اخر ولے دوئی زمونبرہ پہ کردار پسے راغستے دہ، زمونبرہ پہ پارٹی پسے ئے راغستے دہ او زمونبرہ پہ بدنامی پسے ئے راغستے دہ چہ اوس د دوئی خبرے زمونبرہ کورونو تہ راننوتے او اوس بہ د دوئی د لاسہ زمونبرہ پہ کورونو کبنے مونبرہ تہ دشمنیا نے جوړیبری؟ ډیره مہربانی، ډیره مننہ۔

جناب سپیکر: میان افتخار صاحب!----

قائد حزب اختلاف: زہ جی یو دوہ خبرے کول غواړم۔

جناب سپیکر: جناب اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: شکریہ جی۔ سپیکر صاحب، ایک بات سامنے آئی کہ حضرت خان اور ان کی ٹیم کے بارے میں یہاں پر جتنے بھی ہمارے ساتھیوں نے کھڑے ہو کر باتیں کیں، ان کی شرافت اور میرے خیال

میں ان کی وطن دوستی اور صحافت کیساتھ ان کا جو رشتہ ہے تو میں نے کسی سے بھی یہ بات نہیں سنی کہ ان پر کسی نے کوئی ایسی انگلی اٹھائی ہو۔ اگر واقعی حضرت خان اتنا شریف آدمی ہے اور ان کی ٹیم کے بندے چونکہ میں خود بھی ان کو بچپن سے جانتا ہوں اور میرے خیال میں یہاں پر ہمارے جو ساتھی ہیں، بہت پرانا آدمی ہے، ہم سارے جانتے ہیں، میں خود بھی ان کی شرافت کا یہاں پہ بات کر رہا ہوں۔ یہاں پر ہم نے جو بات کی ہے، ان کی ٹیم کی کی ہے، اگر کسی چینل پر کسی کی بھی ایسی بات ہو جس سے ان کی عزت نفس کیساتھ وہ ہو تو ہم نے کبھی بھی اس چینل کی بات نہیں کی ہے کہ وہ کسی سیاسی آدمی کی ذات پر انگلی اٹھائے اور ان کو اس انداز میں پیش کرے کہ جس سے یہ واضح ہو کہ واقعی ان کی کردار کشتی ہے۔ میں درمیان میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں، میاں صاحب بھی بات کر لیں گے، اگر یہاں پر سارے اس پر متفق ہیں کہ حضرت خان اور ان کی ٹیم کے جو لوگ ہیں، ان کیساتھ زیادتی ہوئی ہے اور سب نے اس کی مذمت بھی کی ہے تو میرے خیال میں اس کیلئے یہاں پر جتنی بھی سیاسی جماعتیں ہیں، ان سے ایک ایک آدمی لیکر اس کیلئے ایک کمیٹی بنائی جائے کہ وہ خود اس کی تحقیقات کریں (تالیاں) اور دوسرا یہ کہ اگر چینل میں بھی کوئی بات ہے، میں اسلئے نہیں کہہ رہا ہوں، اگر چینل میں کوئی خرابی ہے، جس طرح ہمارے بھائی اور نگزیب خان نے کہا، یہ بہت ہی دردناک بات ہے کہ اگر ان کا بھتیجا ہو، ان کو پیارا ہو اور ایسے میں کوئی غلط خبر آجائے اور پورے خاندان کو اس سے پریشانی ہو تو ہم کبھی بھی اس طرح کی بات کی نہ حمایت کر سکتے ہیں اور نہ کریں گے بلکہ یہ دونوں چیزیں اس ہاؤس کی ایک کمیٹی بنا کر دیکھ لیں، اگر کوئی بھی اس طرح کی بات ہے لیکن یہاں پر اس صوبے میں کبھی بھی اس طرح کا واقعہ ہوا نہیں ہے اور مجھے جو خدشہ ہے کہ پھر آئندہ بھی اس قسم کے واقعات ہونگے تو میری گورنمنٹ سے بھی یہی گزارش ہے اور گورنمنٹ کے یہاں پر ہمارے جو بھائی ہیں، مختیار صاحب، عدنان وزیر اور ارباب صاحب نے بھی جو باتیں کیں، انہوں نے اس انداز میں باتیں کیں کہ حضرت خان کی جو بات ہے، اس کی ہم مذمت بھی کرتے ہیں تو اس کے خلاف میرے خیال میں اگر گورنمنٹ کے پاس ابھی تک کوئی رپورٹ آئی ہو اور وہ پیش کرنا چاہتی ہے جی، انیس دن کافی ہیں تو میرے خیال میں وہ بھی پیش کرے اور اگر نہیں ہے، کبھی کبھی اس طرح ہو جاتا ہے، تو پھر اس کیلئے میرے خیال میں اس ایوان کی ساری سیاسی جماعتوں سے ایک ایک آدمی لیکر ان دونوں چیزوں کیلئے ایک کمیٹی بنائی جائے جو کہ اس کو دیکھ لے اور اس کا کوئی اس طرح حل نکالے۔ میرے خیال میں اگر ان کیساتھ زیادتی ہوئی ہے اور اگر چینل کی طرف سے کوئی دل آزاری ہوئی ہے تو اس کو بھی دیکھا جائے۔ میری یہ

گزارش ہے گورنمنٹ سے بھی اور آپ سے بھی کہ یہ ایک راستہ ہے کیونکہ آج خیبر کا ہے پھر کسی اور اخبار کا ہوگا، پھر دوسرے چینل کا ہوگا۔ میرے خیال میں اس کیلئے ہم نے اس راستے کو بند کرنا ہے بڑی محبت کیساتھ۔ یہاں پر میرے خیال میں کسی کی بھی اس طرح کی بات نہیں ہونی چاہیے، ہم آپس میں سارے بھائی ہیں اور ایک دوسرے کی عزت یہاں پہ ہم سب پر فرض ہے لیکن ہم ادھر بیٹھتے ہیں اور ہمارے جو دوسرے بھائی ہیں، وہ کم از کم فلور سے ایک قدم پیچھے ہیں تو میرے خیال میں اگر ہماری ساری کارروائی وہ نوٹ کرتے ہیں تو ہمیں ان کو بھی دل سے لگانا چاہیے اور ان کی عزت نفس کا بھی اس طرح خیال رکھنا چاہیے جس طرح ہم اپنی عزت نفس کا خیال رکھتے ہیں کیونکہ وہ بھی اس ہاؤس کی پراپرٹی ہے اور جب وہاں پر نہیں ہونگے تو میرے خیال میں اس ہاؤس کا کوئی حسن نہیں ہوگا اور نہ یہاں پر کچھ ہوگا تو میں ایک تجویز دے رہا ہوں، میں نے ان سے پوچھا بھی نہیں ہے لیکن میں ایک ذمہ دار حیثیت سے، سکندر خان بھی بیٹھے ہیں، باقی سیاسی پارٹیوں کے لوگ بھی بیٹھے ہیں تو میرے خیال میں اس انداز پہ اس مسئلے کو اگر ہم لے جائیں تو اس کا ایک خوبصورت ساحل نظر مجھے آ رہا ہے اور آئے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، بہت شکریہ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میرے خیال میں اس ہاؤس میں اس طرف سے جو بھی باتیں ہوں اور اس طرف سے بھی تو کسی نے بھی، میرے خیال میں ہر ایک آنریبل ممبر نے اس واقعے کی مذمت کی ہے اور ان کیساتھ جو کچھ ہوا، اس پر ہر کسی نے افسوس کا اظہار کیا۔ جناب سپیکر، ہم بھی اس پر افسوس کا اظہار کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ صحافت ایک چوتھا ستون ہے اور ہماری جویہ اسمبلی ہے خاصکر ہماری جو بھی یہاں پر کارروائی ہے تو عوام تک پہنچانے کیلئے یہ ان صحافی بھائیوں کے بغیر پوری نہیں ہو سکتی۔ جناب سپیکر، میں ڈیپٹی میں نہیں جانا چاہتا لیکن درانی صاحب کی جو تجویز ہے، اس کو تھوڑا سا آگے بڑھا کر میری درخواست ہوگی کہ اگر آپ کے چیئرمین ٹی بریک میں یا اس کے بعد پریس کے دو ساتھی، گورنمنٹ کے دو تین ساتھی اور اپوزیشن کے دو ساتھی بیٹھ کر اس کیلئے کوئی طریقہ نکالیں کہ اس کی تحقیقات کے متعلق یا جو باقی باتیں آنریبل ممبر نے کی ہیں کہ جو Character assassination ہو رہی ہے، پولیٹیکل پارٹیوں کی Character assassination ہو رہی ہے، ممبرز کی ہو رہی ہے تو ان سب پر جو وہ

کمیٹی آپ کے چیئرمین میں بیٹھ کر اس کیلئے کوئی لائحہ عمل بنائے، بے شک درانی صاحب کی تجویز سے ہمیں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے، اس پر آپ مطلب ہے آگے بڑھ کر ایک کمیٹی بنائیں یا اگر آپ کسی اور طریقے سے، گورنمنٹ کی بات بھی سن کر کہ وہ سب آپ کیساتھ بیٹھیں اور صحافی بھائی بھی Point of view بیان کر لیں گے تو میری یہ تجویز ہوگی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ جناب افتخار حسین صاحب، میاں افتخار حسین، آزیبل مسٹر صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب، زہد اپوزیشن دے تلو مشرانو، داکرم درانی صاحب شکریہ ادا کوم، داسکندر صاحب شکریہ ادا کوم، دمفتی کفایت صاحب شکریہ ادا کوم، دمنور خان شکریہ ادا کوم چہ دیر پہ مہذب طریقہ سرہ ئے دا ایشورا اوچتہ کرہ او زہ د خپل بنچزد ملگرو د زرہ د کومی نہ مشکور یم چہ دیر پہ بنہ انداز کبے ئے د هغه ترجمانی هم او کرہ۔ ترخو چہ زما خپله دیوتی ده، دحضرت خان واقعہ چہ اوشوہ نو غالباً چہ دیر کم خلق به وی چہ هغه به زما نه مخکبے رسیدلی وی۔ زہ ورله هسپتال ته تله یم، ما ئے تپوس کرے دے، په هغه وخت کبے هم ما ته دیرو خلقو او ویل چہ تلل مناسب نه دی خکھ چہ هغه وخت هم دے خبرے کوشش کیدو چہ گنی دا ارادتاً مطلب دا دے چہ د حکومت دا رخه داسے واقعہ شوے ده خوزہ دیر په خلوص سره تله یم، ما ئے تپوس کرے دے او ما ترینه دا تپوس هم کرے دے چہ خوک د پیژندلی دی؟ خکھ چہ رنرا وه او خلق وو نو ما ورنه دا تپوس هم کرے دے چہ خوک د پیژندلی دی، راته ئے په گوته کره چہ مونره د دے خبرے مطلب دا دے په هغه خائے باندے حل را اوباسو۔ ما د دوئ د خپله کیمرے، د دوئ د خپل تی وی کیمره وه، د هغه مخے ته ما د دے مذمت هم کرے دے او د تحقیقاتو خبره مے هم کرے ده، دا بیله خبره ده چہ په هغه تی وی بیا د نورو خلقو خبر چلیدو خو زما نه چلیدو، دا د هغوی خپل کار وو۔ د دغے یو سیاسی سلوک هم اندازه لگیده چہ دوئ دا هم مناسب نه غوبنتل چہ د حکومت د ترجمان په حیثیت ما دیو Courage نه کار اغسته وو او زہ تله ووم، سره د دے چہ دغه تی وی زما په باره کومے خبرے کرے دی، په هغه کبے ما د استحقاق تحریک را ورے دے، هغه ټول دیتیلز شته او د دے ملگرو سره به ئے زہ بیا شیئر کوم او دا

وخت پہ ہر چا راتلے شی۔ دا داسے خبرے دی چہ دا د سیاست نہ ارخ تہ ڊیر بنیاد ونہ لری۔ زمونر پہ ملک کبنے د سیاست نہ علاوہ ڊیرے خبرے روانے دی چہ کوم سرے بہ پہ کومہ طریقہ مجبورہ وے، خنگہ بہ ئے خان تہ کبنینوے، دا ژبہ بہ ئے خنگہ خاموش کوے او د ربتتیا وئیلو نہ بہ ئے خنگہ اړوے؟ د دے د پارہ پہ ڊیرو غتو غتو طریقو باندے کار کیری، لہذا دے ټولو خبرو تہ کتل غواړی چہ نن زما نمبر دے، ولے دے؟ آیا دا کرپشن صرف د میاں افتخار پہ محکمو کبنے دے؟ د دے صوبے دا غتے غتے محکمے دی، صرف دے درے محکمو تہ خبرہ رادغہ شوہ او بیا مسلسل پہ ہفتو ہفتو باندے، اخر بنیاد خہ دے، خہ غواړی؟ دا ما تہ پتہ دہ چہ خہ غواړی، ما تہ د دے خبرے پتہ دہ چہ ولے کوی؟ ما چہ پرے کلہ بریفنگ کولو نو ما وئیل چہ زہ ہغہ خبرے کول نہ غواړم چہ د دوئی کومے ارادے دی خو چہ پہ ما ئے کوم الزامات لگولی دی نو زہ د ہغے د پارہ کورٹ تہ خم۔ جناب سپیکر صاحب، ټول سیاست کوئی، دا ڊیر جرات غواړی چہ سرے وائی چہ زہ کورٹ تہ خم، کورٹ کبنے دا ہم کیدے شی چہ زما خلاف ثبوت راشی، د ہر سری کورٹ تہ تلل خہ گپ نہ دے او نہ ہسے خبرہ دہ او پہ دے ورخو کبنے د کورٹ مو ڊہم ټولو خلقو تہ معلوم دے چہ کورٹ تہ مخامخ کیدل خہ گپ نہ دے۔ دلته او وئیلے شو، ڊیرو خلقو سر رِقوؤ او ڊیرو نہ رِقوؤ، زہ نن ہم د خپل شہید خوئی پہ سر قسم خورم او د لوئے خدائے پہ مخکبنے لوظ کوم چہ کہ ما پہ دے ژوند کبنے د یوے پیسے کرپشن کرے وی او یا زما پہ ڊیپارٹمنٹ کبنے کرپشن کیری او زہ ترے نہ خبریم او ملوٹ یم پکبنے نو ما لہ د خدائے پہ دے دنیا ہم سزا را کړی او پہ اخرت کبنے د ہم سزا را کړی۔

(تالیاں) اخر د داسے سری انتخاب ولے کیری؟ د دے د پارہ کیری چہ گنی کوم سرے چہ کرپشن نہ کوی نو ہغہ چا تہ مجبور نہ وی او چہ کوم ڊیمانڈ ترے کیری نو ہغہ ڊیمانڈ نہ پورہ کیری۔ زہ بہ ولے د چا خبرہ منم؟ زما نن د میڈیا د یو یو ملگری سرہ ذاتی تعلق دے، زہ چہ وزیر نہ ووم نو زما تعلق وو، اوس مے ہم ورسرہ تعلق دے او کہ خدائے کرے خیر وی او زندگی وی نو تر مرگہ مرگہ پورے بہ ورسرہ زما تعلق وی۔ پہ ژوند کبنے چہ د انسانیت پہ بنیاد خبرہ وی، زہ د ټولو د پښو خاورے یمہ خو کہ چرتہ دا خبرہ کیری چہ زما پہ لمن بہ پہ دے

داغ کیبنودلے کپیری چہ ما بہ خلق د خپلو مفاداتو د پارہ ماتوی، ما بہ
مجبوروی نو جناب سپیکر صاحب، زما خو یو ءوئے شهید شو، زہ دہشت گردو
تہ ټیټ نہ شومہ نو زہ بہ نور چا تہ پہ کوم حساب باندے ټیټیرم؟ (تالیاں) او
زہ د لوئے خدائے پہ مخکبنے لوظ کوم چہ نہ ټیټیرم او دا چیلنج زما قبول دے۔
یو ءل خو بہ صفا کپیری چہ پہ سیاستدانانو کبنے ایماندار ہم شتہ، چیلنج کولو
والا ہم شتہ، دا خو نہ چہ ما بہ د ټی وی پہ شیشہ باندے او شرموی او پہ کوټہ
کبنے بہ روغہ اوشی۔ یو میاشت بہ زمونږ خلاف لگیا وی او چہ څہ څہ دی، زہ
څکہ وایم چہ تحریک استحقاق راوړم نو هغه بہ زہ وایم چہ څہ څہ ئے وئیلی دی،
کومہ کومہ خبرہ ئے کړے دہ او څومرہ بے بنیادہ ئے کړے دہ، اخر وے، دا مونږ
دومرہ کمزوری شو چہ مونږ بہ د رښتیا خبرو مخامختیا نہ شو کولے؟ ټھیک دہ
دوئ وئیلی دی، دوئ تہ بہ رښتیا بنکاری، ثابتوی بہ ئے چہ رښتیا دی۔ داسے
نہ دہ چہ دوئ او وئیل او پہ ہوا کبنے تیرہ شوہ۔ داسے نہ دہ چہ دوئ پہ چا پسے
او وئیل او دننہ ورسره ملاؤ شی، د چا بہ کمزوری وی او هغه بہ ملاویری، شے
ہم ترے واخلی خو خبرہ ئے ہم ټھیک شی، صاحب برابر دے او ټھیک دے۔ نہ
ورسره پہ غلاملاویرم، نہ ورته جھکاویرم، چیلنج مے قبول دے۔ دا د ایماندارئ
امتحان دے او د دے ایماندارئ امتحان تہ پہ نہ باندے ولاړیم او د دوئ سرہ
چہ کوم دے نو مقابلہ کوم (تالیاں) او چہ پہ دے خبرہ باندے ما تحریک
استحقاق راوړو نو خبر او چلیدو چہ دا خود اسمبلئ کمیټی دہ څکہ ورته میاں
صاحب لاړو، دا خود اسمبلئ خپلہ کمیټی دہ نو ممبران خو بہ د میاں صاحب
ملگرتیا کوی نو ما وئیل څہ دا ارمان بہ د ہم پوره کرمہ نو زہ عدالت تہ لاړم۔
پینځلس ورځے پوره کیدو والا دی، د هغے د پاسہ بیا کورټ کبنے دوئ تہ
نوټس تلے دے، د نوټس جواب بہ هغوی ورکوی، بیا بہ زہ پہ هغے باندے کورټ
تہ ځم۔ جناب سپیکر صاحب، څنگہ چہ د میڈیا والا پہ دے معاشرہ کبنے پہ مونږ
حق دے چہ نن پہ حضرت خان باندے گزار شوے دے، مونږ ئے مذمت کوؤ او
ټول عمر مو کړے دے، داسے نہ چہ پہ یو حضرت خان باندے خو چہ پہ کوم
صحافی باندے ہم اټیک شوے دے نو مونږہ ئے مذمت کړے دے څکہ چہ مونږ
جمہوری خلق یو او د صحافت ملگری یو خودا خو بنہ دہ چہ دے زخمی دے۔ دا

چه کومو خلقو ما سره سکور برابرولو نون خود زخمی بوجه زه ورے شم، که مر
 ئے کرو او په ما ئے راوارولو نو بیا به کومه لوبه وی؟ دا خو شوک شته دے چه د
 هغه تی وی ته خطرہ شوه او د هغه تی وی منیجمنٹ ته خطرہ شوه نو خپل سرے،
 زه الزام هم نه لگوؤم او د خان نه نه وایم، خلقو دا خبرے کولے، ربنیتیا دی او که
 دروغ دی، خدائے ته پته ده چه خپله ئے ورسره دا کار او کرو چه د خیبر تی وی
 سا که خرابیری نو راشه دا یو خپل کس او وهه چه هم د ده، مونږ وایو چه په خیبر
 تی وی ظلم اوشو نو دا خو بنه ده چه وهله ئے دے، که دا ئے ورسره بله لوبه
 کړے وه نو بیا به خه چل وو؟ زه بالکل د هغه سره په دے غم کبئے شریک یم،
 تحقیقاتو ته هم تیار یو، ایف آئی آر هم درج دے، د نامعلومو خلقو خلاف ایف
 آئی آر درج دے۔ جناب سپیکر، اوس د نامعلومو خلقو خلاف چه ایف آئی آر
 درج وی او معلومو ئے نو لازمی خبره ده چه هغه په خړو او بو کبئے مهے نیول
 دی۔ یو مشکل کار ضرور دے خو په هغه کبئے تفتیش روان دے، د دوئی د ایف
 آئی آر په بنیاد باندے هر شوک چه پکبئے مجرم وی، خدائے د او کړی چه هغه
 ډیر اوچت وی او خدائے د کړی چه هغه ډیر بنکنه وی او خدائے د کړی چه د
 دوئی په ربنیتیا د بنمن وی او خدائے د کړی چه د دوئی دوست وی نو هغوی ته به
 پوره سزا ملاویږی، دا زما په دے خائے کبئے تاسو سره لوظ دے چه هر شوک
 وی خو هغه خو جدا کیس دے چه دا د میدیا د ملگرو سره مونږه نن ولاړیو۔ زه د
 میدیا ملگرو ته هم یو خواست کوم چه د میدیا مخصوص خلق به د خپلو مفاداتو د
 پاره د یو خاص خلقو خلاف مهم چلوی نو د میدیا د ملگرو حق نه دے چه هغه خلقو
 ته اووائی چه ستاسو دا اداره خه کوی؟ زه د میدیا هغه ملگرو ته چه د هغوی
 خپل یونین دے او بار بار مونږ دا خبره کوؤ چه یو تی وی مسلسل د یوے میاشت
 نه به بنیاده پروپیگنډا کوی، آیا زموږ په دے صحافیانو ورونږو دا حق نشته
 دے چه مونږه هم هغوی ته مخ ورواړوؤ چه تاسو د هغے ادارے سره خه چل
 اوکړو، تاسو د هغے ادارے نه په دے یوه میاشت کبئے تپوس اوکړو ځکه چه
 ستاسو زور چلیږی کنه؟ تاسو دا اختیار لرئ۔ پکار دا ده چه د میدیا دننه کوم
 خلق د ټولے میدیا د بدنامی باعث جوړیږی چه هغه خلق خود خان نه اوباسی
 ځکه چه زما یقین دے چه زما صحافیان ورونږه د ایماندارئ سیاست کوی او د

زرد سیاست ملگرتیا به نه کوی، د Yellow journalism ملگرتیا به نه کوی او
 یو شو مخصوص خلق چه هغه د زرد سیاست او د جرنلزم په بنیاد هغوی خپل
 شهرت غواړی یا د خپل آمدن ذریعه غواړی نو زما د میدیا ملگرو ته خواست
 دے چه په دیکبے، څنگه چه مونږ د دوئ سره په هر غم کبے شریک یو نو داسے
 به زمونږ سره د ایماندارئ په جنگ کبے د میدیا ملگری شریک وی او چه د
 میدیا دننه، څنگه چه نن زما د حکومت دننه که کوم سرے به ایمانه وی او کوم
 سرے ظالم وی او د صحافیانو سره ئے زیاتے کرے وی، زه په ایماندارئ وایم
 چه زه به د صحافیانو ملگرے یم او د خپل سړی مخالفت به کوم ځکه چه دا به د
 ایماندارئ امتحان وی، داسے د صحافیانو ورونږو هم د ایماندارئ امتحان
 دے چه نن ما قسم او خورلو او ما چه دا څه او وئیل، تر قیامته پورے به زه په دے
 ستیند کوم او چه زما د پیارتمنتونه، وائی څلور د پیارتمنتس دی د میاں صاحب
 سره، څنگه ئے چلوی؟ د دوئ سره زما د یر غم دے۔ څلور زه څنگه چلوؤم، څلور
 څه دی جناب سپیکر صاحب؟ څلور چه راجمع کرے نو د یو ایجوکیشن
 د ائریکټریټ ترے نه جوړیږی۔ څلور د پیارتمنتس؟ ضرب ئے ورله ورکرے دے۔
 مونږ د ژبو په بنیاد تقسیم نه غواړو خو که یو پنجابے د پښتو تی وی چلولے شی
 نو زه څنگه څلور وزارتونه نه شم چلولے؟ (تالیان) چه چوبیس گهنټے یو تی
 وی لگیا وی او د هغه مالک د پښتو په لفظ نه پوهیږی، هغه ته پته څه لگی چه په
 دیکبے څه کیږی او څه پکبے روان دی؟ نو ته خو ئے چلولے شے او زه د
 درانی صاحب د یر زیات مشکور یم، د یر په خور انداز کبے، د مشرانو هم دا
 انداز وی، زه ئے د دے مشرئ او د دے انداز قدر کوم، ما سره ئے په دے دوران
 کبے رابطے شوی دی او سپیکر صاحب، د یر د عزت په بنیاد شوی دی، داسے
 هم نه ده، زه صرف دا خبره په دے بنیاد کول غواړم چه دا الزام د شیشے په تی
 وی باندے چلیدلے دے او یوه میاشت چلیدلے دے نو د هغه روغه به په یو کوټه
 کبے کیږی؟ نو هغه ریکارډ خوپاتے شو، هغه چه کوم پروت دے، یو میاشت چه
 چلیدلے دے د هغه د پاره به کوم وضاحت وی؟ لهذا ځکه کورټ ته تلے یم چه
 که د دوئ سره په رښتیا ثبوت وی نو دا مے تاسو سره د اسمبلئ په فلور لوظ دے
 چه زه وایم چه که زه په دے، زه خو سترے شوم، په خپلو محکمو کبے بار بار

وایم، زما په اخباراتو کښه راغلی دی، په دے ځائے کښه راغلی دی چه او
 کرپشن شته او د کرپشن د ختمیدو د پاره چه زه کوشش کوم نو هغه خپل افسران
 راته چه کوم دے حساب کتاب ته ما برابری او د لږ ډیر چه زما د محکمو نه خلق
 خبریږی نو ځکه خبریږی چه افسران زما نه ډیر تنگ دی چه پخپله هم نه کوے او
 مونږه هم نه پریږدے نو دوی ته په دے خبره باندے هم تکلیف دے، لهدا زه دا
 وایم چه که چرته کرپشن زما په محکمو کښه وی، زه د ټول حکومت خبره کوم
 خو چونکه الزام نیغ په نیغه زما په محکمو لگیدلے دے، که وی پکښه کرپشن او
 بالکل چه زما کوم کرپټ افسر وی نو زه به ورله تهپیک سزا ورکوم چه زما په لاس
 کښه کوم اختیار وی خو که دا خبره ثابته شوه چه دا کرپشن کیږی او د میان
 افتخار پکښه د یوے پیسے لاس وی، د یوے پیسے، Single penny نو زه دا
 'کټمنټ' د اسمبلۍ په فلور کوم چه زه به نور سیاست هم نه کوم او زه به وزارت
 هم نه کوم۔ دا دومره غټه خبره، زه به چا له اوس پیسے گټم؟ د خلقو خود پیسو
 وارث وی، زما وارث خو هم نشته، زما خود خاندان وارث نشته، ما له خودا
 شته پیسے ډیرے دی۔ شاید چه ځدائے پاک زما نه د ایماندارۍ کار اغستو نو
 هغه یو ځوئے ئے رانه هم واغستو نو په چا کښه رحم نشته، نو التا شرمول او
 خپل مقاصد پوره کول، لهدا زه بالکل په دے خبره ولاړیم چه دا خبره به سپینول
 غواړی چه دا د بے ایمانۍ الزامات لکیدلی دی، دا به ثابتول غواړی او که دا
 ثابت نه شو نو پکار ده چه مونږه د دے اسمبلۍ نه مذمت نه، هغه اداره به بیا
 بندول غواړی۔ دا څه گپ خو نه دے، ته به د قوم د منتخب خلقو خلاف دومره
 اشتعال پیدا کوے نو خامخا به ئے ری ایکشن وی۔ اوس په ری ایکشن کښه څه
 کیدے شی او څه نه شی کیدے؟ ځدائے د نکړی، د خیبر تپي وی خلق زما حلقے ته
 ځی۔ جناب سپیکر صاحب، یو مثال درکوم او اجازت غواړم چه د اکبر پوره
 سرک په سن 1990ء کښه ما جوړ کړے وو او اوس ئے زه جوړوؤم۔ اوس د سن
 90ء نه پس څومره حکومتونه راغلی دی، زه ئے اوس جوړوم، په هغه سرک
 باندے د دوی کیمرے والا ولاړ وو چه میان صاحب تهپیک کار نه دے کړے، هغه
 چه کوم ما جوړ کړے وو، اوس ئے بیا جوړوم، په هغه ولاړ وو او زما مخالفین
 جناب سپیکر صاحب، تاسو ټول دلته ناست یی نو تاسو هر سړی که ډیر زیات

ووت اغستے وی نو تیس تیس ہزار ووت بہ مو اغستے وی نو دا یو یو لاکھ خو بہ مو مخالف پہ حلقہ کنبے وی کنہ نو چہ کیمرہ ہغہ مخالفینو تہ اونسی نو خہ مو خیال دے چہ خہ لوبہ بہ درسہ کوی؟ نو دوئی ہغہ مخالفین چہ زہ بہ ئے نوم نہ اخلمہ جناب سپیکر صاحب چہ ہغہ د پا کستان پہ لوئے شخصیتونو کنبے راخی، ہغہ زما د حلقے سرہ تعلق نہ لری خو الیکشن ئے زما پہ حلقہ کرے دے او زما نہ ئے پہ شیپر زہ شکست خورلے دے نو چہ ہغہ تہ تہ کیمرہ اونیسے نو ہغہ بہ خہ وائی؟ نو د ہغہ سرہ ئے پینخہ شیپر ہم ہغہ راجع کری دی او پہ دے بنیاد ئے خبرہ کرے دہ چہ میان صاحب تھیک کار نہ دے کرے او حلقے تہ نہ راخی۔ جناب سپیکر صاحب، کوم صورتحال دے او خنگہ دے؟ زہ د خپلے حلقے خلقو تہ وایم چہ دا کومہ پروپیگنڈا، دا خو شکر دے یو Message چلیدو د دغے تی وی خپل ساکھ چہ کوم دے نو خراب شوے دے، تھیک دہ زما مخالفین بہ ہم ڍیرو وی خود یو کس دوؤ خو بہ زہ خوبن ہم یم، یو کس دوؤ خو بہ د دوئی نشریات بند کری وی او زہ کہ خدائے کرے خیر وی چہ تحریک استحقاق پیش کریم، زہ بہ بیا دا Background بنائیم چہ ولے دوئی زما مخالفت کوی؟ نو زہ ستاسو نور وخت نہ اخلم سپیکر صاحب، ڍیرہ شکر یہ۔ زہ یو ځل بیا چہ د حضرت خان سرہ چہ کومہ واقعہ شوے دہ، د ہغے مذمت کوم او تش د الفاظو پہ بنیاد نہ کوم، تلے ورلہ ہم یم، ورغلے ہم یم او پہ ہسپتال کنبے ہم سرتہ ئے ولا یم او تھیک مے د ہغہ نہ تپوس کرے دے او ورسرہ د اے وی تی خیبر د مینجنت او د ہغوی د منفی پروپیگنڈے او رویے شدید مذمت کوم۔ ڍیرہ مہربانی، ڍیرہ شکر یہ، والسلام۔

جناب سپیکر: شکر یہ، شکر یہ۔

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Shagufta Malik, please move your call attention notice No. 589. Shagufta Malik Bibi.

محترمہ شگفتہ: ڍیرہ مننہ۔ سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ مورخہ 20 جولائی 2011ء کو موجودہ وائس چانسلرز ریحی یونیورسٹی پشاور نے ایک مخصوص علاقے سے تقریباً 312 کلاس فور ملازمین بھرتی کئے ہیں جس سے عوام میں تشویش پائی جاتی ہے۔

سپيڪر صاحب، زه به تاسو ته دا ريكويسٽ ڪوم چه زمونڊ ايگريڪچرل يونيورسٽي وائس چانسلر چه د ڪله نه راغله دے او هغه ڪومے طريقي سره په ايگريڪچرل يونيورسٽي ڪبنے بهرتيانے شروع ڪري دي نو په دے باندمے زما Already Question دے، هغه به پرے هم راڻي او په هغه ڪبنے به تاسو ته د ڊيٽيل پته لڳي چه د يو مخصوص علاقه چه ما دلته ذڪر ڪرے دے ڪه ڪه ڪلاس فور چه دي، هغه خود لوڪل يو هغه وي نو پڪار دا ده چه هغه د پيسنور يا ڪه مونڊه دا او وايو چه د نوبنار يا د چارسدے خلق خو چونڪه دلته ڪبنے به زه تاسو ته هغه ڊيٽيل او بنائيم چه هغه د ڪومو علاقه سره تعلق ساتي او هغه د ڪومے ضلعي سره تعلق ساتي نو د سوونو په تعداد ڪبنے هغه خلق چه ڪوم بهرتي شوي دي نو د هغه پوره ڊيٽيل به تاسو ته په هغه ڪوئسچن ڪبنے دوئي راڪري نو پته به اولڳي، د دے د پاره زه تاسو ته دا ريكويسٽ ڪوم۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: جي بي بي۔

محترمہ شگفتہ: د دے د پاره زه ريكويسٽ ڪوم چه دا د ڪميٽي ته حواله ڪرے شي او بيا نور چه خومره ڊسڪشن دے ڪه ڪه چه په دے باندمے ڊير لوئے بحث دے او هغه په ديڪبنے نه ڪيري نو دا د ڪميٽي ته حواله شي چه بيا ڪله ڪوئسچن راشي، په هغه ڪبنے د ثاقب خان هم ڪوئسچنز دي نو هغوي به پرے هم خبره ڪول غواڙي چه په دے ڊيٽيل سره۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: د گورنمنٽ نه۔۔۔۔۔

محترمہ شگفتہ: جناب سپيڪر!

جناب سپيڪر: د هغوي نه واورو ڪنه جي چه دوئي ڇه، سپورٽ ڪوي ئے ڪه نه؟

جناب ثاقب الله خان چمکني: جناب سپيڪر صاحب! زه هم دا ريكويسٽ ڪوم چه په ديڪبنے ڊير زيات مواد دي نو زمونڊ دے خپلو مشرانو ته دا خواست دے چه ڪه دا ڪميٽي ته لاڙ شي نو هغه به ڪليئر شي، بنه به شي جي۔

جناب سپيڪر: جي واجد علي خان! تاسو۔۔۔۔۔

جناب رحيم داد خان {سينيئر وزير (منصوبه بندي)}: جناب سپيڪر!

جناب سپیکر: رحیم داد خان صاحب، رحیم داد خان صاحب، آنریبل سینیئر منسٹر۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): جناب سپیکر، بی بی توجہ دلاؤ۔۔۔۔۔

جناب ہدایت اللہ خان (وزیر برائے امور حیوانات): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ہدایت اللہ خان صاحب، د گورنمنٹ د طرف نہ تاسو جی، لنده خبره

کوئی، سپورٹ کوئی ئے کہ کمیٹی تہ۔۔۔۔۔

وزیر برائے امور حیوانات: نہ جی، دا جواب تاسو واورئ نو کہ کمیٹی تہ ئے حوالہ

کوئی او کہ، دا ستاسو اختیار دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بنہ جی۔

وزیر برائے امور حیوانات: خو دوئی چہ کوم سوال کرے دے جی او کوم دغہ ئے

راوستے دے توجہ دلاؤ نوئس نو پہ ہغے کبے جی دوئی دا لیکلی دی چہ پہ 20

جولائی 2011ء باندے د زرعی یونیورسٹی موجودہ وائس چانسلر صاحب د

مخصوص علاقے نہ تقریباً 312 کلاس فور ملازمین بھرتی کری دی نو ہغہ

داسے دہ چہ دا کوم ملازمین بھرتی شوی دی، دا جی پہ ڍیلی ویجز باندے دی،

یعنی (Daily paid labors) DPL دی، پہ دغے باندے دا قانون شتہ چہ ہغوی

پہ دے باندے کولے شی او دویمہ خبرہ جی دا دہ چہ دا کوم خلق پہ ہغے باندے

بھرتی شوی دی، پہ دغہ آسامیانو باندے نو د ہغوی شہ Claim یا دعویٰ

باقاعدہ دوئی نہ شی کولے او دریمہ خبرہ دا دہ چہ کومے ہاستیلے او لیبارٹریز

دفاتر وغیرہ خالی وو، د ہغوی ضروریات وو، د ہغے مد نظر دا بھرتی شوی

دی او تقریباً د ٲولو اضلاعو سرہ د دوئی تعلق دے، دا دیوے ضلعے یا دیوے

علاقے نہ نہ دی بھرتی شوی، د ٲولو ضلعو سرہ د دوئی تعلق دے نو ہغہ کہ تاسو

تفصیل گورئ نو دا دے جی د ہغے سرہ تفصیل شتہ دے، ہغہ تاسو او گورئ خیر

دے۔

جناب سپیکر: بی بی! تاسو مطمئن شوی کہ نہ؟

جناب محمد عالمگیر خلیل: جناب سپیکر صاحب! زہ ہم پہ دے باندے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: او درپری جی، تاسو نہ۔۔۔۔۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: کال اتنشن دے، No debate۔۔۔۔

محترمہ شگفتہ: جناب سپیکر! زہ مطمئنہ نہ یم او تاسو مہربانی او کړئ دا کمیٹی ته حواله کړئ او تاسو د هاؤس نه هم تپوس او کړئ۔

جناب سپیکر: د هاؤس نه تپوس کوؤ جی۔ Is it the desire of the House that the call attention notice moved by the honorable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.
(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The call attention notice is referred to the concerned Committee. Abdul Akbar Khan, please move your call attention notice No. 605 in the House.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میری درخواست ہوگی کہ چونکہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں، اگر گورنمنٹ کی طرف سے کوئی اور جواب نہیں دے سکتا تو منسٹر صاحب کا انتظار کیا جائے یہ بینڈنگ کیا جائے۔

Mr. Speaker: Kept pending. Item No. 9: The honorable Minister for Law, on behalf of the honorable Chief Minister,

کہاں ہیں لاء منسٹر صاحب، آئٹم نمبر 9 گورنمنٹ ٹریژری پنچز سے کون پیش کرے گا؟ دا آنریبل منسٹر۔۔۔۔

سید احمد حسین شاہ (وزیر صنعت و حرفت): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ہے آپ کے پاس؟

وزیر صنعت و حرفت: جی میرے پاس ہے۔

آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹیں برائے سال 2009-10 کا ایوان کے میز پر رکھا جانا
Mr. Speaker: Syed Ahmad Hussain Shah Sahib, on behalf of Minister Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please lay on the table of the House the following reports of the Auditor General of Pakistan for the year 2009-10:

1. Appropriation Accounts;
2. Financial Statements;
3. Revenue Receipts;

4. Public Sector Enterprises; and
5. Audit Report.

Honorable Minister, please.

Minister for Industries: Thank you, Mr. Speaker. On behalf of Minister Finance, I request to place the following reports of the Auditor General of Pakistan on accounts of the Government of Khyber Pakhtunkhwa, before the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa:

1. Appropriation Accounts for the year 2009-10;
2. Financial Statements for the year 2009-10;
3. Revenue Receipts for the year 2009-10;
4. Public Sector Enterprises for the year 2009-10; and
5. Audit Report for the year 2009-10.

Thank your very much, Sir.

Mr. Speaker: It stands laid. Who will present item No. 10 from the government side, treasury benches?

Minister for Industries: I will present it.

Mr. Speaker: You?

Minister for Industries: Yes.

آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹیں برائے سال 2009-10 کا پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے
سپر دیکھا جانا

Mr. Speaker: Minister for Industries, on behalf of the honourable Minister for Finance, to please move that the said reports may be referred to the Public Accounts Committee. Ji, honourable Minister Sahib.

Minister for Industries: Thank you, Sir. On behalf of Minister Finance, I request this august House to handover the Reports of Auditor General of Pakistan on the account of Government of Khyber Pakhtunkhwa for the year 2009-10 to the Public Accounts Committee. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Reports of the Auditor General of Pakistan for the year 2009-10 may be referred to the Public Accounts Committee? Those-----

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر صاحب! زہ ستاسو توجه غوارم، چونکہ د فنانس وزیر صاحب نن نشته، کہ هغوی پخپله دا دغه کرے وے نو لږ زیات به بهتر وه خوبیا هم۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا خو صرف ریفر کول دی پی اے سی ته خو هغه بیمار دے، زما نه ئے پرون چهتی اغستے وه۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: بنه جی۔

جناب سپیکر: هغه دلته راغله وو، هغه ورخ هم هغه ټول خراب شوے وو۔

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.
منور خان صاحب او بی بی! دا خو هاؤس کبے تاسو خه کوئ، 'No' say.
Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.
دا پروسیدنګز به داسے چلیری؟

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Reports are referred to the Public Accounts Committee.

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Item No. 6, 'Privilege Motions': Mian Iftikhar Hussain, honourable Minister for Information, to please move his privilege motion No. 157 in the House.

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ زہ ستاسو په دے خکه مشکور یمه چه د نن ورخے په مناسبت سره بیخی ما وئیل چه هم یو رنگ صورت حال وی، که دا په بل ورخ کیدو نو بیا به دا ټول سر دوباره کیدل نو زہ ستاسو د مهربانی او دلوائے رویے شکریه ادا کوم۔

میں اس معزز ایوان کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ 4 اگست 2011ء سے پشتوٹی وی چینل خیر نیوز نے میری کردار کشی کی ایک مہم شروع کی جو بغیر کسی وقفے کے آج تک جاری ہے۔ نیوز چینل کی یہ خبریں بدینتی اور جھوٹ پر مبنی ہیں اور ان خبروں کی کوئی بنیاد نہیں مثلاً:

- ایک وزیر چار وزارتوں سے کیسے انصاف کر سکتا ہے۔ (عوام الناس)
- وزارت اطلاعات کا من پسند اشاعتی اداروں کو کمیشن پر اشتہارات دینے کا عمل جاری ہے۔

(ذرائع)

- ثقافتی میلوں کے نام پر عوام الناس کا پیسہ لوٹا جا رہا ہے۔ محکمہ ٹرانسپورٹ میں بڑے پیمانے پر مالی بے قاعدگیاں۔ وزارت اطلاعات خیبر پختونخوا میں سیاسی بنیادوں پر غیر قانونی بھرتیوں کا انکشاف۔

(ذرائع)

غرض روزانہ کی بنیاد پر جھوٹ پر مبنی خبریں چلا کر ایک منفی پروپیگنڈا مہم شروع کی گئی ہے جس کی دیگر تفصیلات کمیٹی کے سامنے پیش کی جائیں گی۔ ان خبروں کے نشر کرنے میں جہاں چینل کا مالک کامران حامد راجہ ملوث ہے، وہاں مقامی نیوز انچارج وقاص اور اسلام آباد کارپورٹرز آیز اکبر یوسفزنی بھی ابھی تک نشر کی گئی خبروں میں ملوث ہیں۔ ان خبروں سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے، اسلئے قانون کے مطابق ان کے خلاف کارروائی کی جائے اور میری تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سیکر صاحب، کہ تاسو دے دے پہ Background کنبے، چونکہ Written تاسو تہ ما ٲول تفصیل در کمرے دے او پہ ہغے باندے چہ کوم دے

یو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یو پینتنہ درنہ کوم میاں صاحب! تاسو چہ پہ کورٹ کنبے نوٲس ور کمرے دے او پروسیڈنگز ستارت شوے دے، بیا خودا Sub judge، پہ ہغے کنبے مونبرہ دغہ کوؤ۔

وزیر اطلاعات: مونبرہ جی کورٹ کنبے بہ ہلہ کوؤ، مونبرہ نوٲس ور کمرے دے ہغہ تہ او چہ ہغہ جواب راکری نو پہ ہغے باندے بہ کورٹ تہ خو، دا یو لیکل طریقہ کار دے جی چہ ترخو د ہغے جواب نہ وی راغلی نو تاسو پروسیڈنگز فی الحال کولے شی او چہ کلہ کورٹ تہ کیس لار شی نو ہغہ دوران چہ تاسو بیا خہ مناسب کنہی نو ہغہ وخت بہ بیا ستاسو پہ دے باندے رولنگ راخی۔

اے وی ٹی خیبر 4 اگست تقریباً دوپہر دو بجے سے جو وقفے وقفے سے ذیل بریکنگ نیوز کی بنیاد پہ چلنا شروع ہوئے اور رات دو بجے تک جاری رہیں ابتداء میں وزیر اطلاعات خیبر پختونخوا کے خلاف، چونکہ الفاظ کچھ اس طرح ہیں تو اس حوالے سے کہ "وزارت اطلاعات کا من پسند اشاعتی اداروں کو کمیشن پر اشتہارات دینے کا عمل جاری ہے۔ (ذرائع)۔ خیبر پختونخوا میں کلچر شو کے نام پر عریانیت، بے حیائی کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ (ذرائع)۔ ثقافتی میلوں کے نام پر عوام الناس کا پیسہ لوٹا جا رہا ہے۔ (ذرائع)۔ محکمہ

ٹرانسپورٹ خیبر پختونخوا میں بڑے پیمانے پر بے قاعدگیاں۔ (ذرائع)۔ ایک ہی وزیر چار وزارتوں کیساتھ انصاف"، یہ اسی کے تسلسل میں باتیں ہیں اور "وزارت اطلاعات میں نئی بھرتیوں پر ہونے والے افراد میں زیادہ تر کا تعلق نوشہرہ سے ہے۔ وزارت اطلاعات خیبر پختونخوا میں سیاسی بنیادوں پر غیر قانونی بھرتیوں کا انکشاف۔ (ذرائع)"

جناب سپیکر صاحب، دا تقریباً دوؤ شب و روز نہ مسلسل د بریکنگ نیوز پہ بنیاد دا خبر چلیدو، بنیاد خہ وو؟ ما دلته دے ملگرو تہ اووئیل چہ زہ بہ خبرہ کوم۔ ما تہ اووئیلے شو، دلته یو تہی وی دے، شمشاد تہی وی او شمشاد تہی وی ہم د پبنتو تہی وی دے، پرائیویٹ چینل چہ خنگہ دے، داسے ہغہ ہم دے او پہ نشتر ہال کنبے د ہغوی فنکشن وو، زہ پکنبے چیف گیسٹ ووم۔ د دوئی خواہش دا وو چہ زما د تہی وی خلاف بہ تہ د بل پبنتو تہی وی تہ نہ ئے، ولے؟ کہ دا خبرہ پیمانہ وی نوزہ خو بہ پہ اردو کنبے ہم بیا د یو تہی وی سرہ تعلق ساتمہ او د یو اخبار سرہ او د نورو سرہ بہ نہ ساتم، چہ د خفگان دا بنیاد وی۔ بیا دوئی دا خبرہ ما تہ Convey کرہ، اووئے وئیل چہ تہ ہغے تہ تلے ئے، بیا وائی دا اخباراتو سرہ د خبرے کپری دی چہ دا تہی وی، مطلب دا دے چہ دا شمشاد، دے بہ پہ ہر قیمت ترقی کوی، خدائے د کپری چہ د ہر چا پہ خیتہ کنبے مرور راخی، دا ما وئیلی نہ دی او نہ پہ ریکارڈ شتہ او نہ ما تہ د دے خبرے ضرورت وو۔ دوئی دا ہم اووئیل او یو بلہ خبرہ ئے ورسرہ ترلے او کرہ چہ زہ پہ ہغہ ورخو کنبے جناب سپیکر صاحب، افغانستان تہ تلے ووم او د کرزئی صاحب د ورور ہغہ واقعہ شومے وہ او زمونیر د پارتئی مشران تلل خو ما خکہ تلل مناسب گنرل د کرزئی صاحب د ورور د دغہ تلو لہ خکہ چہ زما د خوئے ئے درے خلہ پہ ٹیلیفون تپوس کرے وو، سفارت والا خلق ئے رالیرلی وو نوزہ افغانستان تہ تلے ووم د کرزئی صاحب د ورور دعا لہ نو دوئی ما تہ وئیل چہ تہ افغانستان تہ خکہ تلے وے چہ د شمشاد تہی وی د مینجمنٹ سرہ د رابطہ کرے دہ او چونکہ ہغہ زمونیر خوبن نہ دی او زمونیر خلاف دی، زمونیر ورسرہ مخالفت دے، تا داسے ولے کپری دی؟ دا پیرہ افسوسنا کہ خبرہ دہ، زہ خود دے خیبر پختونخوا د حکومت د ترجمان پہ حیثیت ہم او د وزیر اطلاعات پہ حیثیت زما د یو تہی دہ چہ زہ ہر چا لہ لار شوم، پہ ما دا قدغن شوک لگولے شی چہ دے لہ بہ ئے او دے لہ بہ نہ ئے؟ لہذا د تولو نہ غت

بنیاد ہغوی دا اوگرخولو او یکدم ئے زما خلاف پروپیگنڈا شروع کرہ او بیا ئے دا بار بار وئیلی دی چہ دے بہ رابطہ کوی۔ ما او وئیل چہ د دے خبرے خو سوال نہ پیدا کیری چہ زہ بہ رابطہ کوم۔ تردے پورے ئے وئیلی دی چہ کہ یوخل ئے ہم ما تہ ٹیلیفون کرے وے نو دا کار بہ نہ کیدو۔ ولے؟ شاید چہ ہغوی د دے خبرے عادت وی چہ خلق ورتہ ٹیلیفون ہم کوی او خلق ورتہ بیا ئے ہم۔ ما چہ کوم دے د دغے عادت چہ زمونہ سرہ د دے، د پبنتو پہ حساب دا تی وی مونہ سپورٹ کرے ہم دے، بیا بہ ئے ہم سپورٹ کوؤ او یو دا تی وی نہ بلکہ مونہ بہ تہول تی وی گان سپورٹ کوؤ، ہم د پبنتو، ہم د اردو، ہم د انگلش او د ہریوے ژبے خکہ چہ د محکمے دا کار نہ دے چہ ہغہ بہ د یو مخصوص خلقو د پارہ کار کوی، ہغہ بہ Overall د حکومت ذمہ واری پورہ کوی او د تہولو د پارہ بہ کار کوی، لہذا پہ دے بنیاد باندے او جناب سپیکر صاحب، چونکہ نورے خبرے دی چہ پہ دے موقع زہ ہغہ کول نہ غوارم چہ کومے بہ زہ پہ کمیٹی کبے دننہ مشرانو تہ کوم خکہ چہ بیا بہ پہ اخباراتو کبے راعی او پہ تی وی بہ راعی نو ہغوی بہ دا خبرہ کوی چہ دا خو ئے د مخکبے نہ دا خبرہ کرے دہ، لہذا زہ صرف دومرہ خبرہ کوم چہ دا کومے خبرے ئے دروغ کری دی او پہ شیشہ راغلی دی، د ہغے ذکر بہ دومرہ کوم چہ وائی "صوبائی وزیر اطلاعات و ثقافت میاں افتخار حسین نے پشتو کی مشہور صدارتی ایوارڈ یافتہ گلوکارہ باچا زرین جان اور ہدایت اللہ کا سرکاری وظیفہ بند کر دیا"۔ بیخی دورغ، مونہ وظیفہ بند کرے نہ دہ۔ باچا زرین جان لہ مونہ د وزیر اعلیٰ د طرف نہ سپیشل پیسے ور کرے دی، پہ ریکارڈ دی۔ د وظیفے ہغوی درخواست کرے وو چہ د صوبے نہ کمہ دہ او د مرکز نہ زیاتہ دہ نو د ہغوی پہ خوبنہ باندے مونہ مرکز تہ کیس لیبرلے دے او د مرکز نہ وظیفہ اخلی خکہ چہ دلته کمہ وہ او د مرکز نہ زیاتہ دہ، مونہ ورسرہ نیکی کرے دہ، ہغہ نیکی پہ دوئی باندے بدہ لگی۔ ہدایت اللہ چہ یر لوئے گلوکار دے، تر اوسہ ورتہ چا پیسے نہ دی ور کری، د نن نہ خلور میاشتے مخکبے وزیر اعلیٰ صاحب پہ خپل لاس باندے ہغہ لہ چیک ور کرے دے، ہغہ زمونہ شکر یہ ادا کرے دہ، مونہ ہغوی لہ پیسے ور کرے دی، لہذا دا بیخی دروغ وائی۔ جناب سپیکر صاحب، بیا دا یوہ خبرہ چہ دوئی پہ کومہ طریقہ باندے کوی چہ کلچرل شوگانے، دا یوہ خبرہ زہ پہ ریکارڈ راوستل

غواړم، مونږ پښتانه يو، شکر الحمد لله مسلمانان يو، د بے حيايئ تصور هم نه شو کولے، ولے به کوؤ؟ مونږ خپلے خويندے ميندے نه لرو، پښتو نه لرو، غيرت نه لرو، د دے معاشرے او د ثقافت نه خبر نه يو؟ ما تر دے وخته پورے کلچر شو د نشتر هال نه علاوه چه دا دے کوم طرف ته اشاره کوي، ما داسے يو پروگرام نه دے کړے چه ثقافتی ميلے ما منعقد کړي دي، دا د توراژم ډيپارټمنټ د طرف نه ثقافتی پروگرامونه شوي دي او ثقافت چه هر څوک اجاگر کوي نو خلق وائي چه دا ثقافت ډيپارټمنټ کوي، که ما سره پيسے وے نو ما به کړے وے خود ثقافت ډيپارټمنټ سره پيسے نشته او چه څومره وسائل ما سره دي نو زه پکښے کوم څو ضرور ډرامے، نشتر هال کهلاؤيدل، ثقافتی Activities کول، د خپل ثقافت سره تړلي زما چه څومره اړخونه دي، زما خامتا جوړول، زما خپلي جوړول، زما قلا جوړول، دا ټولے چه کوم دي نو د دے د پروموشن د پاره ما خپل انتظامات کړي دي، د دوئ په دے خبر کښے هيڅ رښتيا نشته، بيخي دروغ وائي۔ بيا دا خبره چه په ترانسپورټ محکمه کښے ډير زياته بدعنواني ده۔ جناب سپيکر صاحب، ترانسپورټ ډيپارټمنټ څنگه دے؟ يو نيم کال او شو چه جوړ شوه دے او تريفک د چا سره دے؟ د پوليس سره دے۔ تاسو سوچ او کړئ که دوئ ته په روډ بڼکاري نو د تريفک په حساب کتاب که دوئ خلق ويني او گوري پرچے مرچے نو دا زما ترانسپورټ ډيپارټمنټ ته نه راځي، دا نيغ په نيغه د پوليس سره دے، د رجسټريشن حساب کتاب چه کوم دے د ايکسټرا اينډ ټيکسيشن سره دے۔۔۔۔

جناب سپيکر: ميان صاحب! دا اوس کميټي ته ليبرل غواړئ؟

وزير اطلاعات: زه جي بالکل، بس دا يوه دوه خبرے تاسو، صحيح شوه جي۔

جناب سپيکر: اوس د دوئ نه ټپوس کوؤ جي۔

وزير اطلاعات: يو منټ جي۔

جناب سپيکر: کميټي ته که ليبرل غواړئ نو۔۔۔۔۔

وزير اطلاعات: بس صحيح شوه جي۔

Mr. Speaker: Is it the desire-----

وزیر اطلاعات: بس زہ خوتیار یم، لکہ ستاسو د اجازت مطابق زہ بہ نورے خبرے نہ کوم، کہ چا سوال اوکرو نو دا خکہ چہ نورے خبرے نہ کوم چہ سپیکر صاحب وائی، وخت کم دے گنی ٲول تفصیلات زما سرہ شتہ۔ بالکل جی چہ تاسو خنگہ وائی نو ہغہ رنگ تھیک دہ جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion moved by the honourable Minister may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں ڈاکٹروں کی سکریٹنگ ٹیسٹ کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان صاحب۔

پبلک سروس کمیشن میں ڈاکٹروں کا سکریٹنگ ٹیسٹ

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ پبلک سروس کمیشن اس دفعہ ڈاکٹروں کا جو سکریٹنگ ٹیسٹ کر رہے ہیں، یہ نہ ان کے Purview میں شامل ہے، نہ ان کے اختیار میں شامل ہے اور وہ ہزاروں ڈاکٹروں کا سکریٹنگ ٹیسٹ کر رہے ہیں، سارے ڈاکٹرز اس کے خلاف ہیں۔ منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، اس پر ہمیں بریف کریں کہ یہ کیا ہو رہا ہے جی؟ ساری ڈاکٹرز کیونٹی اس کے خلاف ہو رہی ہے۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Health.

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): شکریہ جی۔ جناب سپیکر، پبلک سروس کمیشن نے پچھلے دنوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اور یہ تو گلے کی طرف سے ریفر کئے گئے ہونگے، ویسے تو نہیں گئے؟

وزیر صحت: نہیں میں آپ کو یہ Clarify کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: گلے کی طرف سے صرف ریکوزیشن بھیجی جاتی ہے کہ ہمیں اتنے ڈاکٹرز کی ضرورت ہے اور آپ ان کا جو بھی پورسیجر ہے، اس کو Adopt کریں اور ان کا ہمارے لئے سلیکشن کریں۔ یہ پہلی دفعہ ہے کہ انہوں نے اس کے اندر سکریٹنگ ٹیسٹ Introduce کرایا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ایک ڈاکٹر

جو کہ ایک پراسس کے بعد، پہلے جب وہ ایف ایس سی یا بی ایس سی کے بعد میڈیکل کالج میں داخلہ لیتا ہے تو سب سے پہلے اس سے انٹری ٹیسٹ لیا جاتا ہے جو ETEA منعقد کرتی ہے، اس کے بعد وہ پانچ سال ایک پروفیشن میں گزارتا ہے اور اس کے بعد اس کا پھر ٹیسٹ لیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ زیادتی ہے اور میں آپ کی وساطت سے ریکویسٹ کرونگا کہ یہ چیز ان کے انٹرسٹ کے خلاف ہے، ایک بار پانچ سال ایک آدمی اپنا پورا ایم بی بی ایس کلیئر کر کے آیا ہوا ہے، جو پہلا پروسیجر تھا، جس میں انٹرویوز وغیرہ ہوتے ہیں تو جناب سپیکر، اس میں جو پرانا پروسیجر ہے، اس کو Adopt کیا جائے اور یہ جو نیا سلسلہ ہے، اس کو آپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کلیئر کٹ گورنمنٹ کی طرف سے ان کو انسٹرکشنز ایشو کئے جائیں۔۔۔۔۔

وزیر صحت: جی ہاں۔

جناب سپیکر: جب آپ کو مناسب نہیں لگتا۔۔۔۔۔

وزیر صحت: جی ہاں۔

جناب سپیکر: لیکن ڈاکٹر زخان Quick بھرتی ہونے چاہئیں تاکہ۔۔۔۔۔

وزیر صحت: میں آپ کی۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ زیادتی ہے، جب ان کے رولز میں نہیں ہے، ان کے ایکٹ میں نہیں ہے تو پھر وہ یہ کیسے کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں نہیں، ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے منسٹری کی طرف سے کلیئر کٹ ان کو انسٹرکشنز ایشو کی جائیں کہ اگر وہ نہیں ہے، آپ بھی کہتے ہیں کہ نہیں ہے اور گورنمنٹ بھی نہیں چاہتی تو ہمیں تو ڈاکٹر زکی ضرورت ہے، سارے ہسپتال خالی پڑے ہیں تو جتنا جلدی ممکن ہو سکے، یہ ڈاکٹر ز لینے چاہئیں۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، میں ایک منٹ آپ کا لونگا اس پوائنٹ کو Clarify کرنے کیلئے۔

جناب سپیکر: جی جی۔

وزیر صحت: جہاں تک تعلق ہے ڈاکٹر ز کا تو جو ایڈہاک ڈاکٹر ز ہیں، وہ تقریباً پانچ سو ڈاکٹر ز ہم نے اپوائنٹ کر لیے ہیں اور انشاء اللہ Coming week میں ان کو ان کے اپوائنٹمنٹ لیٹرز مل جائیں گے، وہ چلے جائیں گے اور یہ وہ ڈاکٹر ز ہیں جن کی ہم نے پہلے سروس کمیشن کو ریکوزیشن بھیجی ہے Till the arrival of selectees یہ ایڈہاک ڈاکٹر ز کام کریں گے تو ہم پہلے سروس کمیشن کو یہ ڈاکٹر ز کمیشن نہیں

دے سکتے مگر ہم صرف ان کو یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہماری یہ Requirement ہے، اب پروسیجر کیسے Adopt کرنا ہے، وہ پبلک سروس کمیشن کا کام ہے لیکن جو پروسیجر، جو سلسلہ انہوں نے Adopt کیا ہے، میرا خیال ہے کہ یہ غلط طریقہ ہے، ان کو اس طریقے سے روکا جائے کہ جو پرانا طریقہ کار ہے جس میں انٹرویوز ہوتے ہیں، ان پر لوگوں کو لیا جاتا ہے تو میرے خیال میں That is the best way to accommodate the doctors.

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ تو تشویشناک بات ہے اور سر وہ On behalf of government کر رہے ہیں اور جب یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اس طریقہ کار کے خلاف ہیں تو مطلب ہے وہ تو Appointing Authority ہے، وہ Recruiting agency ہے، وہ On its own کیسے اپنی طرف سے چیزیں بنا کے خود پروسیجر بنا سکتا ہے؟ ان کیلئے تو Laid down procedure ہے کہ وہ کیا طریقہ کار اختیار کریں گے؟ اب اگر وہ اپنے لئے ایک ایک چیز کیلئے، کل لیکچررز کیلئے بھی شروع کر دیں گے، کل کسی اور کیلئے بھی شروع کر دیں گے۔ جناب سپیکر، میرے خیال میں یہ تو عجیب طریقہ ہو گا کہ گورنمنٹ جو ہے ناسکریننگ ٹیسٹ نہیں چاہتی اور پبلک سروس کمیشن کتا ہے، ان کے رولز میں نہیں ہے، ان کے ایکٹ میں نہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ہم سکریننگ ٹیسٹ لیں گے، اب پھر ہم ان کیلئے امینڈمنٹ لائیں گے، ان کو Ban کر لیں گے۔ پبلک سروس کمیشن کا جو ایکٹ ہے، اس میں ہم امینڈمنٹ لائیں گے کہ There will be no screening test، بس وہ Ban ہو جائیں گے، اگر حکومت چاہتی ہے؟

محترمہ عظمیٰ خان: سپیکر صاحب!

محترمہ یاسمین ضیاء: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی زرقا بی بی! عظمیٰ خان! عظمیٰ خان بی بی، تاسو دو اپرو یورنگ ہغہ تاؤ کرے دے، مونبرہ پوہیبرو نہ چہ کومہ یوہ بی؟ معافی غوارم بی بی۔

محترمہ عظمیٰ خان: It's okay, Sir۔ سپیکر صاحب، زہ دا وئیل غوارمہ چہ تیسٹ خو سبا دے، داکٹرز سکریننگ تیسٹ سبا دے، کہ مونبرہ خہ کول غوارو نو پکار دہ چہ نن ئے او کپرو خکہ چہ دا خود داکٹرز د Dignity ہم خلاف دہ چہ ہغوی ئے راغونہ کپی دی او پہ ہائی سکولونو کبے ئے ورلہ خایونہ ورکری دی، د ماشومانو پہ شان بہ کببینی او تیسٹ بہ ترے واخلی جی۔ بیا خود اسے پکار وہ چہ خنگہ د ETEA یو تیسٹ Conduct کوی، دلته پہ یونیورسٹی لیول ئے مونبرہ

کوڙ، غٽ ھال وغيره Arrange ڪرو نو ٻه ھڃا ڪنٺي مونڊر د ھڃو نه ٿيسٽ
واخلو خو سر، دوئ د ماشومانو ٻه شان ھائي سڪولونو ڪنٺي ئي Divide ڪري
دي، ٻه يو سڪول ڪنٺي او ٻه بل سڪول ڪنٺي نو سر د ھڃو Dignity ھم متاثره
ڪيري۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپيڪر صاحب!

جناب سپيڪر: او دربرئي جي دوئ، دا بي بي، يا سمين ضياءَ فرسٽ۔ پھراس ڪے بعد آپ۔

محترمہ ياسمين ضياءَ: تھينڪ يو، سپيڪر سر۔ ٻه ديڪنٺي جي ما خپله دا خبره ڪوله۔۔۔

جناب سپيڪر: دے ڊاڪٽرانو جو رٽاسو ٽول بنه تنگ ڪري يئ؟

محترمہ ياسمين ضياءَ: جي، دا Twenty centers دوئ دلته ٻه پشاور ڊسٽرڪٽ ڪنٺي
ورته Mention ڪري دي او ٻه ھڃا ڪنٺي ئي دا ٽول ڊاڪٽرز سبا ٿيسٽ ته
راغبونتي دي۔ سپيڪر صاحب، چونڪه تاسو ته معلومه ده چه دا ٻه پوره ڊسٽرڪٽ
ڪنٺي تقريباً ٻه Twenty centers ڪنٺي د ڊيرھ سو نه واخله تر دو سو پوره
ڊاڪٽرز دي، د ھڃو سره ٻهر چه ڪوم بيا ھڃا ٽول هر ڃه راڃي نو آيا دے ٽول
ڊاڪٽرز ته به ھڃا سيڪورٽي او ھڃا هر ڃه به ٻه يوه ورڃ باندے Ensure ڪول
ممڪنه وي؟ نوزه دا وايم چه في الحال د دا ٿيسٽ سبا ته پبلڪ سروس ڪميشن
ڪينسل ڪري، بيا د د ھڃا طريقه ڪار يا يوانتھري ٿيسٽ غوندي د بيا يوخائے ته
چه ھڃا Full secure وي نو دا د ماشومانو ٻه ٽائپ باندے راغبونتل ٻه دے
حالاتو ڪنٺي زه دا وايمه چه سنٽرز ته به ٻه يوه ورڃ باندے ٽوله سيڪورٽي
ورڪول ڊيره ممڪن نه وي نو دا د سبا ته ڪينسل ڪري۔ دا ٿيسٽ سبا دے، في
الحال د دا ڪينسل ڪري، بيا چه ھڃو ته ڪوم طريقه ڪار وي يا د د انتھري ٿيسٽ
غوندي يوخائے ته رااوغواڙي يا چرته ورته ڪيردئ، ھڃا بيا وروستو خبره ده نو
زما ٻه ديڪنٺي گزارش وو جي او تاسو ته زه وايم چه ڪه ٻه ديڪنٺي نن تاسو خپل
دغه او ڪرو نو دا به ڊير بنه وي او ڊاڪٽران به مطمئن شي جي، ٽھيڪ شوه جي۔

محترمہ ڳڻڻي: سپيڪر صاحب!

جناب سپيڪر: ڳڻڻي بي بي، ڳڻڻي ملڪ۔

محترمہ شگفتہ: ما جی ہم دا خبرہ کولہ، یاسمین بی بی ذکرا و کپرو چہ یا خود دے دے د پارہ خہ ورخے ورکری خکہ چہ د سیکورٹی مسئلہ راخی او سنترے د دوی سرہ کمے دی۔ بل دا دہ چہ سیکریننگ ٹیسٹ خو پہ دنیا کبنے پہ یو خائے کبنے ہم نہ کیری، دا کوم چہ دوی نوے طریقہ راوستے دہ او دا سبا دے نو د دے د پارہ خہ دغہ پکار دے چہ اوشی جی۔

جناب سلیکر: جی ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ڊیرہ مہربانی۔ جناب سپیکر صاحب، زہ بہ د دے خپلو مشرانو او ورونرو نہ بخبنہ او غواړم جی خکہ چہ دوی کومہ خبرہ کوی کیدے شی چہ زما دومره عقل نہ وی چہ پہ هغه پوهه شوے به نہ یمه خو زہ خپله خبرہ دا کومہ جی چہ مسئلہ داسے دہ جی چہ زہ د دے سکریننگ ٹیسٹ، داسے خہ مسئلہ دہ چہ د دے دومره مخالفت کیری؟ دا انتہری ٹیسٹونہ او دا سکریننگ ٹیسٹونہ خکہ راغلی دی چہ زمونږ د ادارو هغه Competence level نہ دے چہ کوم پکار دے۔ کرپشن ورکبنے دے، پہ نقلونو باندے خلق پاس کیری، پہ مختلف دغہ دوی راخی نو د دے د پارہ چہ خومره زیات ٹیسٹونو تاسو ایبنودے شی نو پکار دہ چہ کیردئ چہ دا خلق فلتر شی او چہ پہ کرپشن او پہ نقل باندے راغلی وی چہ هغه خلق دغہ شی۔ جناب سپیکر صاحب، خبرہ اوشوہ چہ پینخہ کالہ پس هغوی خی، پینخہ کالہ ئے ورکری دی خو ہم دغہ ډاکتیران چہ کله بهر خی، امریکے تہ درخواست ورکوی یا بل خہ کوی نو USMLE (United States Medical Licensing Examination) پاس کوی او کہ نہ پاس کوی جی؟ USMLE خہ شے دے؟ هغه سکریننگ ٹیسٹ دے، دا نور چہ دی، دا خہ دی سر؟ دوی چہ چرتہ بهر خی نو دوی به ٹیسٹ ورکوی، قابل سرے خو قابل دے چہ چا خہ محنت کرے وی، د هغه نہ یوہ گھنٹہ پس دا شے نہ هیریری۔ مسئلہ کہ جو ریری نو هغه کسانو تہ به جو ریری چہ چا پہ نقل پاس کرپی وی، پہ پیسو ئے پاس کرپی وی۔ جناب سپیکر صاحب، پہ دے خبرہ باندے زمونږ د ایوان ملگری نہ دی پوهه چہ په ادارو کبنے کرپشن کیری، پہ هغه کبنے نقل شتہ۔ سرٹیفیکیت زمونږه قوم Educated نکرو، وجہ دا دہ چہ Certification کیری، ایجوکیشن نہ کیری۔ د استاد سرہ بدقسمتی دا دہ چہ په ایجوکیشن کبنے، تاسو ټولو پہ دے

باندے خبرے کپری دی چه خنگه به ئے فلتر کوؤ؟ سر، پکار دا ده چه انتری تیسٹ مونره، که تاسو ورته سکریننگ تیسٹ وایئ او که انتری تیسٹ وایئ، هغه مونره Encourage کوؤ۔ زما د خور خبره، که د سیکورٹی چرته مسئله وی، هغه د دوی وزب کپری خود خدائے د پاره دا تیسیتونو د مونره خکه نه اخوا کوؤ خکه چه ډاکتران راپاخی، دیکبے خه قباحت دے جی؟ دیکبے خه قباحت دے چه یو سری خپل سبق وئیلے وی نو د هغه نه تیسٹ واخلئ۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی انور خان، انور خان! تاسو خه وایئ جی؟

ایک آواز: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اودرپرئ جی، یو یو منت دوی هم او وائی۔ جی انور خان، تاسو خه Favour کوئی که خه؟

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، د سکریننگ تیسٹ خبره کپری خو زه ډیر په ادب سره خبره کومه چه زمونره په بره ډیر کبے دسترکت هیډ کوارتر هسپتال دے او هلته مونر یو پسمانده ضلع یو، په مونر باندے یو طرف ته Militancy ده او بل طرف ته فلډ وهلی یو او د هسپتال حالات زمونره داسے دی جی چه نن په ټول هسپتال کبے زمونره په 66 نرسیانو کبے صرف پینځه نرسیانے دی جی او دسترکت هیډ کوارتر هسپتال دے، 5300 something square kilometer area ده، کوهستان براول او هلته جی زمونر سره یو سرجن دے په ټول دسترکت هیډ کوارتر هسپتال کبے او یو کائنا کالوجسٹ یو بنځه ډاکتره ده چه هغه جی تاسو اندازه نه شی لگولے چه د اختر په ورځ باندے زه، منسټر صاحب دلته ناست دے، د یو داسے ډاکتر ډیوتی لگولے شوه ده چه هغه هومیوپیتهک دے، هغه د سروس نه ویستلے شوه دے، هغوی هائی کورټ یا سپریم کورټ کبے Stay اغسته ده او د اختر په ورځ باندے هلته په ایمرجنسی کبے هغه په ډیوتی باندے ناست وو چه هغه ډاکتر نه دے جی او زما خپل ماشوم جی، خلق راغلل جی، منسټر صاحب هم دلته ناست دے، زه ستاسو په نوټس کبے هم دا خبره راولمه او انتھائی همدردانه اپیل ورته کومه چه د خدائے د

پاره په مونږ باندې رحم اوکړئ، د هسپتال دا مسئله زمونږه حل کړئ،
Otherwise زمونږ خلقوته ډیر زیات تکلیف دے۔

جناب سپیکر: شکریه۔

ملک قاسم خان خټک: جناب والا!

جناب سپیکر: ملک قاسم خان، ستاسو څه، د انټری ټیسټ دا څه شے دے، د
سکریننگ ټیسټ خلاف یی او که نه، اوشی او که اونه شی؟

ملک قاسم خان خټک: شکریه جی، ډیره مهربانی۔ سر، زمونږه ریکویسټ دا دے چه
سکریننگ ټیسټ د اوشی، دیکبڼے به په میرټ Cream خلق راشی او دا ډیر
زیاتے دے، اوسه پورے دا ډگرئ خو ټول خلق گرځئ چه کوم دے، ته وینے نور
خو دا زمونږ څه حالات دی جی؟ نو که دا سکریننگ ټیسټ اوشی او دا مه
کینسل کوئ، د دے سره به Merit ensure شی او انشاء اللہ العزیز سم خلق به
راشی نو مهربانی اوکړئ دا رولنگ ورکړئ جی چه ټیسټ د جاری وی او
ډاکټران نشته۔

جناب سپیکر: شاه صاحب!۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: اودرپرئ بی بی، دا Wind up دغه کوی۔ شاه صاحب، ظاهر علی
شاه صاحب۔

جناب مختیار علی ایډوکیټ: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی مختیار خان، تاسو پکښے څه وایئ؟

جناب مختیار علی ایډوکیټ: ما وئیل جی چه ملک قاسم چه کله امریکے ته ځی کنه جی
نو دے هغه وخت هم یو سکریننگ ټیسټ ورکوی جی هلته۔۔۔۔

(تقریر)

جناب سپیکر: شاه صاحب! دا خو که تاسو د گورنمنټ د طرف نه غواړئ کنه نو
دا د اسټیبلشمنټ ډیپارټمنټ د لاندے Attached department دے، تهر و

اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ ہغوی تہ انسٹرکشنز اولیئرئ چہ دا پریردئ، کہ تاسو
گورنمنٹ غوارئ، If the government-----

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): جناب سپیکر! چونکہ عبدالاکبر خان دا ایشو را اوچتہ
کرہ نو د ہغے پہ وجہ ما دا خبرہ اوکرہ۔ اصل کبنے دا دہ جی چہ یو ڈاکٹر چہ
دے، یو پروفیسر ہغہ پینخہ کالہ تیچنگ ورتہ کوی، د ہغے نہ پس ہغہ د یو
ٹیسٹ نہ تیری، ہغہ پاس کیبری او د ہغے نہ پس پی ایم ڈی سی سرہ رجسٹرڈ
شی، یو ڈاکٹر د پی ایم ڈی سی سرہ رجسٹرڈ شی، Next ہغہ خان تہ کلینک
کھلاؤلے شی، پریکٹس کولے شی او دلته چہ پبلک سروس کمیشن تہ خئی نو
ہغلته بہ سکریننگ ٹیسٹ ورکوی۔ اوس دوئ وائی چہ پہ سفارش باندے بہ پاس
شوی وی نو د دوئ ہلته چہ تاسو سکریننگ ٹیسٹ، مثال دا فرشتے دی، دا د
کوم خائے نہ راغلی دی؟ دا ہم ہغہ خلق دی چہ ہلته ناست وی او دلته ہم ناست
دی۔ یو خبرہ دہ خو دا یو نوے شے چہ Introduce کول، د ہغے کومہ ڈگری چہ
ہغوی اغستے دہ، د ہغوی یو قسمہ زہ خو دا گنرم چہ د ہغوی یو Insult دے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! جناب سپیکر!-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر!-----

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یرہ جی داسے کوؤ کنہ، دا کہ۔-----

جناب عبدالاکبر خان: سپیکر صاحب! ما یوہ خبرہ کولہ۔-----

جناب سپیکر: نہ جی نہ، دا چہ دومرہ اوڑدوؤ کنہ، د پبلک سروس کمیشن ہسے ہم
پرفارمنس دومرہ Quick نہ دے، پریردئ جی دا۔ اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو ہدایت کی
جاتی ہے کہ وہ اس کیس کو Take up کرے اور گورنمنٹ کی Wishes پر وہ چلے۔

Thank you very much. The sitting is adjourned till 03:00 pm of
Monday afternoon, 12-09-2011.

(اسمبلی کا اجلاس بروز پیر مورخہ 12 ستمبر 2011ء سہ پہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)